اپنی ملت پہ قیاس اقوام مغرب سے نہ کر

خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی ﷺ

قومی فخر

فیض ملت، آفتاب اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین

مصنف

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی

باہتمام

محمد اویس رضا قادری

قطب مدینہ پبلشرز کراچی

www.FaizAhmedOwaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رحمۃ للعالمین

قومی فخر

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مُفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی دامت برکاتہم القدسیہ
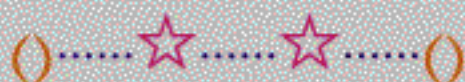
مقدمہ

ہمارے دور میں نہ صرف ہمارا ملک پاکستان بلکہ جمیع ممالک دنیا کے باسی نہ صرف مسلمان بلکہ ہر قوم تعصّب قومی ولسانی میں مبتلا ہے اور یہ ایسا گھناؤنا مرض ہے کہ جسے چمٹا اسے لے ڈوبا اور اسے استعمال میں وہ لاتے ہیں جن میں خود غرضی کا بھوت سوار ہوتا ہے۔ دورِ حاضرہ میں خود غرضی زوروں پر ہے جسے دیکھو یہی چاہتا ہے کہ میرا کام بن جائے خواہ ساری قوم تباہ و برباد ہو جائے۔ کرسی، ممبری و دیگر اقتداری ہوس کے پجاری اور ملک میں شر و انتشار پھیلانے والے اکثر اسی حربہ کو عمل میں لاتے ہیں کام نکالنے کے بعد پھر وہ کہیں نظر نہیں آتے ایسے نااہلوں سے ملک و ملّت کو نقصان شدید پہنچنے کے علاوہ برادریوں کے جھگڑے اور لڑائیاں اور خون خرابے اور بغض و عناد صدیوں تک برپا رہتے ہیں جس سے ہزاروں قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں اور معاشرہ و معاش کو سخت دھچکا لگتا ہے اور یہ خرابی مجموعی طور پر ہوتی ہے اور فردِ واحد کے لئے بھی خسارہ و نقصان کے سوا کچھ حاصل نہیں کیونکہ نسبی و قومی پر فخر کرنے والا نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا وہ بزعم خویش ہچو یا دیگرے نیست اور پدرم سلطان بود کے نشہ سے علم و ہنر سے محروم رہتا ہے اور عزت و وقار کو کھو بیٹھتا ہے۔ اگر وقتی طور پر کچھ فائدہ حاصل ہوتا ہے تو وہ بھی صرف دنیوی اور وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے۔ جس کا خمیازہ ممکن ہے دنیا میں نہ بھگتے آخرت میں تو سخت مار ہی پڑے گی اور بس اسی لئے اللہ عزّوجل نے فرمایا:

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (پارہ ۲۱، سورۃ العنکبوت، ایت ۶۴)

ترجمہ: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچّی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے۔

آیت میں اللہ تعالیٰ نے دنیوی مفاد کو ترجیح دینے والے کی مثال کھیل تماشہ سے دی ہے جو لمحات کی خوشی کے بعد کچھ تضییع اوقات اور فائدہ کے عدم حصول پر کفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ نہیں ہوتا اس کی مثال یوں بھی دی جاسکتی ہے کہ بچے کو علم و ہنر بچپن میں زہر کے گھونٹ محسوس ہوتے ہیں لیکن عرصہ بعد علم و ہنر حاصل کیا تو زندگی بھر نہ خود چین اڑاتا ہے بلکہ نسلوں تک عیش و آرام کا پھریرا اس کے خاندان میں لہرایا جاتا ہے اور اگر علم و ہنر کا تعلق ذاتِ حق سے متعلق ہے تو آخرت میں اس کے صدقے لاکھوں کی بگڑی سنورتی ہے اگر بچے نے علم و ہنر سے جی چرایا تو وہ اپنے چند لمحات بچپن میں من مانی خوشی سے ضائع کر دے تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ بچہ جوان ہو کر بے علمی و بے ہنری کی تلخ اور ذلیل زندگی بسر کرتا ہے۔

فقیر کی یہ گذارش ان عزیز مسلمانوں سے ہے جن کا نعرہ ہے

؎ غلام ہیں غلام ہیں رسول ﷺ کے غلام ہیں
غلامی رسول ﷺ میں موت بھی قبول ہے

اور اس نعرہ کی صدا اگر دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہے تو پھر سوچئے کہ اللہ و رسول (جل جلالہ و ﷺ) نے کیا فرمایا ہے۔ موت کو قبول کرنے والے عزیز و پہلے اللہ و رسول (جل جلالہ و ﷺ) کے قول مبارک کو قبول کر لو۔ وہ ہے نسب وغیرہ پر فخر نہ کرنا۔

(باب ۱)

نسب پر فخر کرنے کی ممانعت

اللہ تعالیٰ نے برادریوں اور قوموں کا ذکر کر کے فرمایا:

وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ" (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

فائدہ: برادری و ذات کا اظہار بری بات نہیں وہ تو معاشرہ کی ضرورت کی شے ہے لیکن اللہ کے نزدیک اعلیٰ و افضل تقویٰ ہے اسی سے بندہ دارین میں خلقِ خدا کا سردار بنتا ہے اسی لئے اولیاء کرام کا خصوصی نشان بھی تقویٰ بتایا ہے چنانچہ فرمایا۔

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پارہ ۹، سورۃ الانفال، ایت ۳۴)

ترجمہ: اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

اور فرمایا

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ كَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ (پارہ ۱۱، سورۃ یونس، ایت ۶۲)

ترجمہ: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ وہ جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے ہیں۔

انتباہ

افسوس ہے کہ ہمارے دور میں وہی خرابی یعنی نسبی فخر ایسے گھس گئی ہے کہ اب نکالے سے نہ نکلے ہے۔ پیروں فقیروں کی اولاد یا کوئی رشتہ دار کہ وہ کتنا ہی جرائم و مآثم سے بھرپور ہو ہم اسے سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ اور خدا عزوجل کا محبوب بندہ تقویٰ وطہارت اور نیکی اور علم وعمل کی تصویر کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ یہ رونا آج سے نہیں بلکہ صدیوں سے رویا جا رہا ہے چنانچہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ میں لکھا کہ

ان هذا رسالة فی حل مسئلة ابتلی لهاجهلته فی باب النسب عارية عن اكتساب الحسب

یہ رسالہ ان جاہلوں کے علاج کے لئے ہے جو باب نسب کی بیماری میں مبتلا ہیں جو حسب کی تحصیل سے محروم ہیں۔

اسی لئے فقیر اویسی غفرلہٗ کی اہل اسلام سے اپیل ہے کہ علم وہنر خود سیکھو اور اولاد کو سکھاؤ اس میں تمہارا اور تمہاری اولاد کا خود اپنا نہیں بلکہ پشتوں بھلا ہے۔ دیکھئے اولیاء اللہ نے علم وعمل کمایا تو تا حال ان کے آستانے کیسے آباد ہیں اور ان کی اولاد کو معاشرہ میں کتنا بلند مقام حاصل ہے جو ان کے نقش قدم پر رہے انہیں تعظیم وتکریم کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو ان کی راہ سے بھٹکے ان کا انجام بھی سب کو معلوم ہے۔

بیماری کا سبب

اس بیماری کا اصل سبب علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ

حسبوا ان الامر كانت جارية يكون مذمة العيب ومذلة العارعلى ولده جارية۔

ذات پات پر فخر کرنے والے سمجھتے ہیں کہ اگر ہم علم وہنر کے درپے ہوں تو ہمارے لئے اور ہماری آنے والی نسلوں کے لئے عیب اور ننگ وعار ہے۔

مثلاً موجودہ پیران عظام کا خیال ہے کہ ہم اولاد کو علم دین پڑھائیں تو لوگ کہیں گے یہ ملاّ، مولوی ہو گئے یا ہنر سکھائیں تو اسی ہنر سے اولاد معروف ہو گی اور ہمارے آباؤ اجداد کا لاحقہ ہمارے سے اڑ جائے گا اور عوام بھولے بھالے لوگوں سے جو ہمارے نذرانے مفت وصول ہوتے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے ایسے ہی عوام قومیت کے خواب دیکھنے والے ہُنر اور کسب معاش اور علم وعمل سے محروم رہنے والوں کا حال ہے۔

علاج اور قرآن وحدیث

یہ بیماری اگرچہ دور حاضر میں لاعلاج معلوم ہوتی ہے بلکہ بیمار قوم الٹا نسخہ بتانے والے کی جانی دشمن ہو جائے گی لیکن

اسلامی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ بتا دینا ضروری ہے پھر بیمار کی مرضی علاج کرائے یا ڈاکٹر حکیم کو گالی سنائے جو کچھ چاہے۔

حکیمِ علماء ربانی:

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے ''الاحتساب'' میں فرمایا کہ مذکورہ بالا خیال ''مخالف الاجماع العلماء'' یہ خیال علمائے ربانی کے ہاں بالاتفاق غلط ہے اس کی دلیل باب فقہ کی بحث ''کفو'' کافی ہے کہ قیامت تک کفو کا ناطہ نہیں ٹوٹتا خواہ کسب و ہنر ہزاروں بار بدلتا رہے مثلاً کسی کی قوم افغان یا اعوان یا سیّد ہے اور ہنر سیکھا ہے سُنار، لوہار کا یا کھیتی باڑی کا کام کیا یا علم پڑھ کر عالم بنا تو باب النکاح میں اصل قومیت کا اعتبار ہوگا نہ کہ کسب و ہنر کا۔

ارشاد ربانی

اللہ تعالیٰ نے بندوں کو انتباہ فرمایا کہ

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَلَاۤ اَنۡسَابَ بَیۡنَہُمۡ یَوۡمَئِذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوۡنَ (پارہ ۱۸، سورۃ المومنون، ایت ۱۰۱)

ترجمہ: توجب صُور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

فائدہ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس نفخ صور سے دوسرا نفخ مراد ہے کہ جب قیامت میں حساب کتاب کے لئے اٹھیں گے تو اس وقت ذات پات سے نہیں بلکہ تقویٰ و طہارت سے پہچانے جائیں گے جیسے دنیا میں ذات پات کا راج تھا کہ یہ ملک صاحب تو وہ خان صاحب اور چودھری صاحب اور جام صاحب وغیرہ یہ القابات و خطابات یہاں دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔

سوال

نسب ٹوٹ جانے کے کیا معنیٰ ہیں جب کہ اولاد (آدم علیہ السلام) کا نسبی سلسلہ منقطع ہونے والا نہیں؟

جواب

آیت کی مراد یہ ہے کہ انسان صرف نسبی رشتہ سے رفیع الدرجات نہ ہوگا بلکہ یوم جزا میں رفع درجات کا دارومدار تقویٰ اور نیک عمل (ایمان و صحیح عقیدہ کے بعد) ہے اور بس۔

آیات قرآنیہ

اللہ تعالیٰ نے قیامت میں رفع درجات کا موجب خود بتایا۔

وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی (پارہ ۵، سورۃ النساء، ایت ۷۷)

ترجمہ: اور ڈر والوں کے لئے آخرت اچھی۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

فائدہ

متقی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے بہت خوف وخشیت رکھتا ہو اور اوامر ونواہی کا سختی سے پابند ہو۔

فائدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا کی عزت دولت سے ہے لیکن آخرت کی عزت تقویٰ وطہارت سے (بعض اہل دانش سے یہ مرفوعاً مروی ہے)

خطبۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مضمون

حضور نبی پاک ﷺ کا اس بارہ میں خطبہ مشہور ہے جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں

یاایھاالناس الا ان ربکم واحد وان اباکم واحد وا فضل ا لعربی علےٰ عجم ولا لعجم علیٰ عربی ولااسود علیٰ احمر ولالا حمر علی اسود الابالتقویٰ۔

(رواہ الطبری فی آداب النفوس)

اے لوگو! خبردار تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کالے کو سرخ پر اور نہ سرخ کو کالے پر فضیلت ہے اگر کسی کو کوئی فضیلت ہے تو تقویٰ سے۔

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نسب پر فخر وناز کرنے والا عزیز اپنے آقا ومولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ارشادات ووعیدات بھی سن کر اپنا فیصلہ خود فرمالے۔

عن ابی مالک الاشعری مرفوعاً ان اللہ لاینظر الیٰ انسابکم والا احسابکم ولا انی اموالکم

ولکن ینظر الی قلوبکم فمن کان له قلب صالح تحنن اللّٰه علیه انما انتم بنو آدم واحبکم الی اللّٰه اتقاکم.

ترجمہ : ابوموسیٰ اشعری سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیشک اللہ عزوجل تمہارے نسب اور حسب کو نہ دیکھے گا اور نہ ہی تمہارے مال دیکھے گا ہاں وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے جس کا دل صالح ہو اس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا بیشک تم بنو آدم ہو اور اللہ کا محبوب ترین بندہ وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

سوال

حدیث شریف میں ہے:

کل سبب ونسب ینقطع یوم القیمة الانسبی وحسبی.

قیامت میں تمام سبب ونسب منقطع ہوں گے سوائے میرے نسب وسبب کے۔

جواب

قیامت میں واقعی تمام حسب ونسب منقطع ہوں گے سوائے قرآن وایمان کے۔ یہاں سبب سے ایمان اور نسب سے قرآن مراد ہے اس جواب کی تائید آیت:

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (پارہ۹، سورۃ الانفال، ایت ۳۴)

ترجمہ: اس کے اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں۔

اور حدیث آل محمد کل تقی (رواہ الطبرانی) وغیرہ سے ہوتی ہے۔

یہ جواب علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری نے دیا ہے اس کو مزید تقویت آیت......

وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ (پارہ۲، سورۃ البقرۃ، ایت ۲۲۱)

ترجمہ: اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی اگرچہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔

سے پہونچتی ہے۔

ام اسماعیل علیٰ نبیناوعلیہ الصلوۃ والسلام

اگر نسب فخر کی چیز ہوتی تو حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام بی بی ہاجرہ سے کبھی نکاح نہ کرتے ایسے ہی اسے دوسری دلیل سمجھئے کہ ان سے ہی حضرت اسماعیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام پیدا ہوئے اور وہ ہمارے نبی پاک شہ لولاک

ﷺ کے دادا اور حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ کے بڑے صاحبزادے اور خدا تعالیٰ کے پیغمبر تھے۔

ام ابراھیم رضی اللّٰہ عنہا

حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ کنیز تھیں یعنی بی بی ماریہ رضی اللہ عنہا اگر نسب فخر کی شے ہوتی تو حضور نبی پاک ﷺ کے صاحبزادہ والا شان کی ماں کنیز نہ ہوتیں پھر ان کی تربیت بھی اعلیٰ خاندان میں نہیں بلکہ ایک معمولی گھرانے میں ہوئی حالانکہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی پیدائش پر انصار کے تمام گھرانوں کو استدعا تھی ان کے رضاع وتربیت سے مشرف ہوں چنانچہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری لکھتے ہیں

قال الزبير بن بكار وتنافست الانصار فيمن يرضع ابراهيم فانهم احبوان يفرغوا مارية له وان ينشر فوابالخدمةونسبة الارضاع والارتضاع في ذلك المقام. (الاحتساب)

حضرت زبیر بن بکار نے کہا کہ تمام انصار کو رغبت تھی کہ حضرت ابراہیم کو دودھ پلانے کی سعادت پائیں تو سب نے اس کام سے بی بی ماریہ کو چاہا اور خود اس خدمت کے لئے مشرف ہوں تاکہ انہیں دودھ پلانے کا اعلیٰ مقام مرتبہ ومقام حاصل ہو۔

باوجود اس کے حضور عالم ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی اس خدمت کیلئے بی بی ام بردہ بنت المنذر بن زید الانصاری براء بن اوس کی زوجہ رضی اللہ عنہا کا انتخاب فرمایا ذیل میں فقیر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی شخصیت کا تعارف کرا دے ایسے ہی بی بی ماریہ و بی بی ام بردہ رضی اللہ عنہا کا تاکہ نسب پر گھمنڈ رکھنے والوں کو معلوم ہو کہ حضور نبی اکرم شفیع معظم ﷺ نے کس طرح اس گھمنڈ کو ختم فرمایا۔

تعارف ابراھیم بن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم:

نبی اکرم ﷺ علی الاطلاق جملہ مخلوق سے افضل اور برتر ہیں اسی معنی پر حضرت ابراہیم جو حضور ﷺ کے صاحبزادہ والا شان ہیں تو آپ کی عزت واحترام ظاہر ہے کہ آپ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ودیگر خلفاء راشدین سے افضل نہ سہی لیکن صحابہ کرام واہلبیت میں ان کی شان بالا واعلیٰ ہے اسی لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا نبوت ختم نہ ہوتی تو ابراہیم نبی ہوتے اس کے باوجود ماں بی بی ماریہ رضی اللہ عنہا ہیں جو ایک کنیز ہیں۔

حقارت کی نگاہ

یہ تو بہت پرانی عادت ہے کہ لوگ پیشہ ور لوگوں اور غلاموں کو حقیر سمجھتے تھے۔ اس سے کسی کی رفعت شان میں کوئی فرق

نہیں آتا۔اسلام میں تقویٰ تمام انساب سے بلند اہمیت رکھتا ہے اور اسے بلند قدر اور ثواب کے تمام اسباب سے قوی تصور کیا گیا ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (پارہ ۲۶،سورۃ الحجرات،ایت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

حدیث

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں ''ہر متقی میری آل ہے'' اس کا عملی ثبوت یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے اہلِ بیت میں شمار کیا ہے اور اعلان کیا کہ

سلمان منا اهل البيت

سلمان ہمارا اہل بیت ہے۔

ایمان اور تقویٰ نہ ہونے کی وجہ سے قرآن پاک نے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کو نبی کی اولاد سے نکال دیا اور فرمایا:

اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ (پارہ ۱۲،سورۃ ھود،ایت ۴۶)

ترجمہ: (اے نوح) وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

کیونکہ اس کا کردار غیر صالح ہے۔حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشی ہوتے ہوئے بھی حضور اکرم ﷺ کے پسندیدہ صحابی ہیں۔ان کے برعکس ابولہب آپ کے خاندان قریش کا سردار اور حقیقی چچا ہونے کے باوجود آپ سے کوئی رشتہ نہیں رکھتا۔حضور ﷺ نے اپنے ایک قول میں فرمایا کہ ''بہت سے ابدال اموالی (غلاموں) میں ہوں گے۔'' پھر فرمایا ''اگر علم ثریا اور کہکشاں پر معلق ہو جاتا تو فارس کے غلام اسے زمین پر لے آتے۔

الا طلبن بالنسک ملکا مؤیدا — فما الملک فی الدارین الا لناسک

ولیس ملیکا غیر مالک نفسه — وان حازو استصفی اقاصی الممالک

ابولهب فی فائق الحسن لم یکن — عدیل بلال اسود اللون حالک

فرم بالتقی رضوان رضوان مالکا — هواک تفز بالعتق من رق مالک

ترجمہ: خبردار عبادت سے ہی دائمی ملک حاصل ہوتا ہے۔دونوں جہانوں میں وہی بادشاہ ہے جو عبادت گزار ہے

۔وہ شخص بادشاہ نہیں ہوسکتا جو صرف اپنی ذات کے لئے مال ورقم جمع کرتا ہے۔وہ دنیا کے کونے کونے پر قبضہ بھی کرلے تو اسے بادشاہ نہیں مانا جائے گا۔ابولہب حسن و جمال کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہیں خوب تر تھا مگر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کالے ہونے کے باوجود ابولہب سے بلند تر مقام پر فائز تھے۔تقویٰ کے لباس سے مزین ہوکر رضوان جنت سے ملاقات کرے۔

حکایت

حضرت عثمان بن عطاء رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے والد سے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ رصافہ میں ہشام بن عبدالملک کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے پوچھا عطاء بتاؤ ان دنوں اسلامی ممالک میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہا ہاں مجھے معلوم ہے کہ سب سے بلند پایا عالم دین کون ہے۔ ہشام نے پوچھا اچھا بتاؤ ان دنوں مدینہ میں سب سے بڑا عالم دین کون ہے؟ میں نے کہا حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام) ہشام نے پوچھا کہ اہل مکہ میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا عطاء بن ابی رباح۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا یہ "مولیٰ" ہے پھر پوچھا اہل یمن میں سے بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے کہا طاؤس بن کیسان۔ پوچھا کہ یہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے کہا "مولیٰ" اس نے دریافت کیا اچھا بتاؤ شام میں بڑا فقیہ کون ہے؟ میں نے بتایا کہ مکحول۔ پوچھا یہ عربی ہے یا غلام؟ میں نے بتایا "مولیٰ" اس نے پوچھا اہل جزیرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا میمون بن مہران۔ کہا مولیٰ یا عربی؟ میں نے بتایا "مولیٰ" ہے۔اس نے پوچھا خراسان میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا کہ الضحاک بن مزاحم۔ پوچھا یہ عربی ہے یا غلام؟ میں نے کہا "مولیٰ" ہے پھر پوچھا اہل بصرہ میں کون بڑا فقیہ ہے؟ میں نے بتایا حسن بصری اور ابن سیرین۔ اس نے دریافت کیا یہ غلام ہیں یا عربی؟ میں نے بتایا غلام ہیں۔ پھر پوچھا کوفہ میں کون ہے؟ میں نے عرض کی ابراہیم نخعی۔ پوچھا وہ غلام ہے یا عربی؟ میں نے بتایا عربی ہیں۔ کہنے لگا میری تو جان نکل رہی ہے، سب علمائے دین کو غیر عربی ہی بتا رہا ہے صرف ایک عربی ہے۔

الی التقی نانتسب ان کنت منتسبا　　فلیس یجدک یومًا خالص النسب

بلال الحبشی العبد فاق تقی　　احرار صید قریش صفوۃ العرب

غدا ابولھب یرمی الی لھب　　فیہ غدت حطبا حمالۃ الحطب

ترجمہ: تقویٰ میں شہرت حاصل کرو اگر تم شہرت یافتہ ہونا چاہتے ہو۔تمہیں خالص نسب کوئی فائدہ نہیں دے گا

۔بلال حبشی رضی اللہ عنہ غلام تھے مگر تقویٰ سے فائق تھے تمام آزاد خالص عربی قریشیوں سے ابولہب جہنم میں پھینکا جائے گا اور اس کی بیوی ایندھن کا گٹھا اٹھائے جہنم کا ایندھن بنے گی۔

(مناقب الموفق ترجمہ اویسی غفرلہٗ مناقب امام اعظم ۔ص ۴۷تا۴۹)

نسب کا فخر ایک وھم

ایسا کون سا مسلمان ہے جسے خاندان نبوت سے وابستگی نہ ہو اور بفحوائے نسب نبی اللہ خاندان کو جملہ اقوام عالم میں ممتاز ذوالمجد واشرف واجب التکریم اور سیّد نہ سمجھتا ہو جب کہ قرآن پاک میں بھی ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ (پارہ ۲۷، سورۃ طور، ایت ۲۱)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملا دی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى (پارہ ۲۵، سورۃ الشوریٰ، ایت ۲۳)

ترجمہ: تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

اور

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (پارہ ۴، سورۃ ال عمران، ایت ۱۰۳)

ترجمہ: اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر۔

سے بعض مفسرین کرام نے تعلق اہل بیت کی تفسیر فرمائی ہے۔

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، ایت ۳۳)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔

فائدہ

حضرت قرطبی نے سیّد المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیہ کریمہ:

وَ لَسَوفَ یُعطِیکَ رَبُّکَ فَتَرضٰی (پارہ۳۰،سورۃ الضحیٰ،ایت۵)

ترجمہ: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کی تفسیر نقل فرماتے ہوئے فرمایا کہ

۱)......رسول اللہ ﷺ اس بات پر راضی ہوئے کہ اُن کے اہل بیت میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے۔حاکم نے اس کو صحیح فرمایا۔بروایت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بخاری شریف میں ہے کہ امر قریش میں ہے اِن سے جو عداوت کرے گا اُس کو اللہ تعالیٰ مُنہ کے بل جہنم میں ڈالے گا۔

۲)......حضرت دیلمی رضی اللہ عنہ نے حدیث روایت کی دعا رکی رہتی ہے جب تک مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ بھیجا جائے۔

۳)......حضرت امام احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حدیث روایت کی کہ جو شخص اہل بیت سے بغض رکھے وہ منافق ہے۔

۴)......حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا

اھل بیت رسول اللّٰہ حُبکم فرض من اللّٰہ فی القران انزلہٗ.

اے اہل بیت رسول اللہ آپ کی محبت فرض ہے۔قرآن پاک اس پر ناطق بلا کلام ہے

اسی لئے یہ فرمایا

وَمِنْ مَذهَبِی حُبَّ النَّبی و آله وللناس فیما العشقون مذاھب

ایک حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ

ترکت فیکم الثقلین لن تضلوا ماتمسسکم بھما کتاب اللّٰہ وعترتی.

تم میں دو بھاری مرتبت چیزیں چھوڑی اگر انہیں قابو رکھو گے تو گمراہ نہ ہو(۱) قرآن (۲) اہل بیت۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مَثَلُ آلِی نُوح

یعنی میری اہل بیت کی مثال نُوح علیہ السلام کے بیڑے کی سی ہے جو سوار ہو گیا پار ہو گیا جو مختلف ہو گیا فی النار ہو گیا

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب رسول ﷺ

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

بیان مذکورہ بالا سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ایک کم عمل سیّد بالآخر بفضل الٰہی ہمکنار اسلاف ہوگا۔سادات کی محبت

فرض ہے مطہر اور مغفور ہیں اِن کی نیاز مندی اور وابستگی موجب نجات ہے۔ یہ لوگ اعلیٰ نسب ہیں۔ لہٰذا ممتاز ہیں، محترم ہیں ،نسب نبی پاک ﷺ کے سبب سے یہ شرف صرف انہیں ہے کہ دُرود و سلام میں شامل ہیں اور روزِ حشر سب جملہ نسب ہائے عام منقطع ہوں گے۔ نسب حبیب اطہر ﷺ غیر منقطع ہوگی۔

کون جنت اِن کے قدموں سے طلب کرتا نہیں

ہائے وہ بد بخت جو ان کا ادب کرتا نہیں

خلاصہ یہ ہے کہ قومیں، قبیلے اور کنبے تفاخر، غرور اور تکبر کے لئے نہیں ہوتے بلکہ باہمی تعارف اور باہمی امتیاز کے لئے ہوتے ہیں، جیسا کہ ارشاد خُداوندی ہے:

وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ" (پارہ ۲۶،سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

اور یہ بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (پارہ ۲۸،سورۃ الممتحنہ، ایت ۳)

ترجمہ: ہرگز کام نہ آئیں گے تمہیں تمہارے رشتے اور نہ تمہاری اولاد قیامت کے دن۔

سادات کرام پھر بھی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (پارہ ۲۶،سورۃ الحجرات، ایت ۱۰)

ترجمہ: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔

میں داخل ہیں اور

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ" (پارہ ۲۶،سورۃ الحجرات، ایت ۱۰)

ترجمہ: تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو ۔

ان پر بھی نافذ ہے اور

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پارہ ۴،سورۃ آل عمران، ایت ۱۱۰)

ترجمہ: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو۔

میں بہر صورت شامل ہیں۔

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (پارہ ۲۷، سورۃ طور، ایت ۲۱)

ترجمہ: ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔

وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ (پارہ ۲۷، سورۃ طور، ایت ۲۱)

ترجمہ: اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی۔

بھی پہلے ہے ممتاز اقوام ہونے پر نہ انہیں اترانے کی اجازت ہے اور نہ انہیں اعراض عن الایمان پر الحاق بزرگان کی نوید ہے بلکہ حدِ کفر تک بدعملی پر

اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ (پارہ ۱۲، سورۃ ھود، ایت ۴۶)

ترجمہ: (اے نوح) وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔

طمانچہ بھی ہے اور انہیں کوئی مُسلمان قابل اِصلاح سمجھتے ہوئے بعذر اُونچا خاندان اغماض کرنے والا بری الذمہ ہے اور یہ بھی یادر ہے

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات، ایت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔

جملہ قبائل اور اقوام وانساب تمام بنی نوع آدم کے لئے ہے۔

دعویٰ مخدومی و حسبِ نسب

قدر جو ھم میرز وئخود رب

اشرف النسب ہونا اس بات کا مقتضی ہے کہ آدمی احکامات الٰہیہ سے بے پرواہ ہو جائے اوامر ونواہی شریعت سے روگردا اور اسی خاندانی شرافت کے گھمنڈ میں خلافِ سُنّت اُمور کا مرتکب ہو اور دُوسرے خاندان کو نیچ تصور کرتے ہوئے اپنے بالمقابل کو حق گوئی کا حقدار نہ سمجھے۔ جس سے اقوام عالم میں قومی خاندانی خلیجیں بڑھیں اور عرب جہلا کی طرح غرور فاجرانہ کو ہوا ملے اور ہندو دھرم کی طرح اونچ نیچ کے چکّر میں برہمن اچھوت جیسے بحران پیدا ہوں بلکہ نسب کے تصور سے نیکی نیاز مندی میں اِضافہ دکھائے۔ کیونکہ فسٹ کا ٹکٹ لینے والا کرایہ بھی زیادہ ادا کرتا ہے فضل خدا سے اعلیٰ نسب کی سند رکھنے والا عمل زیادہ کرنے کا مستحق ہے تب وہ عند اللہ اور عند الناس اکرم ہے۔

عزت کی محبت قائم ہے اے قیس تیرے اس محمل سے
محمل جو گیا عزت بھی گئی غیرت بھی گئی لیلیٰ بھی گئی

خاندان سادات کی خصوصیت تکریم وتشریف محض نسبت محبوب دو عالم فخر بنی آدم نورِ مُجسم ﷺ کی وجہ سے ہے نہ کہ قومیت یا قبائل قریشی، ہاشمی، اموی وغیرہ کی وجہ سے ورنہ علاوہ ازیں جملہ کنبے، قبائل، قومیں، خاندان مساوی الدرجہ ہیں، اَز رُوئے اسلام، جزاوسزا، عتاب، ثواب، جنت ودوزخ، عبادات، مناسکات، قصاص وانصاف سب کے لئے یکساں ہے، کوئی قوم من حیث القوم اور کوئی قبیلہ من حیث القبیلہ کسی قوم اور کسی قبیلے پر فخر کرنے کا مجاز نہیں جب کہ سب کلمہ گو ہوں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے

كلكم بنو آدمَ و آدمُ مِنْ تراب.

اے مسلمانو! تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے ہیں اور فرمایا کسی سُرخ وسفید کو کسی کالے پر فخر نہیں

ایک روایت یہ بھی ہے۔

انسابَكُمْ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى احدٍ كلكم بنو آدم .

تمہارے حسب ونسب فخر کے لئے نہیں تم سب اولادِ آدم علیہ السلام ہو

اسی طرح ایک ارشاد گرامی یہ بھی ہے

لَا يَفْخر احدٌ عَلٰى احدٍ (مسلم)

تم میں کوئی کسی پر فخر نہ کرے۔

تو اے کودک منش خودرا اَدب کُن	مُسلمان زادئہ ترکِ نسب کُن
برنگ احمر وخون ورگ وپوست	اگر نازوعرب ترک عرب کُن

یہ تعلق نسبت نسب بھی اِس وقت باعث عزت وتکریم ہے جب کہ اِتباع سلف بالایمان ہو ورنہ کچھ نہیں۔ قارون وکِنعان بلاشبہ ایک اُونچے خاندان سے متعلق ہیں۔

اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى (پارہ۲۰، سورۃ القصص، ایت ۷۶)

ترجمہ: بیشک قارون موسیٰ کی قوم سے تھا۔

اور کنعان سیّدنا نوح علیہ السلام کا بیٹا ہے مگر رابطہ ایمانی کے کٹ جانے پر نہ قارون صاحب شرف ہے اور نہ کنعان قابلِ احترام ہے۔

پسر نوح بہ بداں بنشت خاندانِ بنو تش گم شُد

اسلام ذات پات کی بھیانک رواداری کے قلعے کو **کل مومنٌ اَخوۃٌ** کے نعرہ سے پاش پاش کرتا ہے صلاحیت ایمانی کو بنورِ ایمانی اجاگر ہونے کے مواقع پیش کرتا ہے، شخصی کسب کمال کو خاندانی نسب و مال پر فوقیت دیتا ہے یہی وجہ ہے کسی مُدعی اعلیٰ نسل فاسق فاجر کو بزعم خویش اپنے غیر قوم اَدنیٰ نسل والے متقی عالم دین پر ارکان دین، اُمور مذہبیہ پر اسلام نہ فوقیت دیتا ہے اور نہ اجازت سبقت دیتا ہے۔

ایک سیّد بے عمل خلافِ شرع کو حق نہیں پہنچتا کہ ایک عام مسلمان متشرع عالم دین کے آگے مصلاً امامت پر پیش قدمی فرمائے۔ ہاں اگر صاحب موصوف خود بھی ہمہ صفت موصوف ہو تو سبحان اللہ ورنہ عند اللہ جو ہر شخصی کے فقدان کی وجہ سے فوقیت نہ ہوگی۔

چون کنعان راطبیعت بے ہنربود　　پیغمبر زادگی قدرش نیفرود

ہنر بیاموز گرداری نہ گوہر　　گل از خاروبراہیم ازآزر

یہ حکمت الٰہیہ کا کیسا شاندار منظر تھا کہ آقائے اقوام بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ابواب رحمت اور طرق برکت جملہ طالبانِ حق انسانوں کے لئے بلا روک ٹوک کھلے اور فراغ رکھے ہوئے تھے نہ امتیاز نسب تھا اور نہ فرق رنگ، حضرت حسن بصرہ سے، بلال حبش سے، حضرت صہیب رُوم سے تشریف لائے۔ ان بزرگ ہستیوں کے لئے نہ درہائے مسجد کسی وقت بند ہوئے اور نہ صحن ہائے صوفیاء تنگ ہوئے۔ سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو سقف کعبہ پر کھڑا کر دینا اور جملہ فصحاء حاضرین کا بلا حیل و حجت تسلیم کر لینا تعلیم نبوی ﷺ واثر صحابہ کا نمونہ تھا۔

نہ افغانیم ونے ترک وتناریم　　چمن زادیم دیک شاخساریم

تمیز رنگ وبُوبَرما حرام اَست　　کہ ما پروردئہ یك نوبہاریم

بخلاف دیگرے بے دین نفس پرست قوموں کے کہیں گورے کالے کا جھگڑا ہے اور کہیں برہمن اور شودروں کا فرق ہے ایک گرجوں مندروں کے مالک ایک چھو نہیں سکتے۔ ایک مندروں کے دھنی ایک کا داخلہ بند خوشا درسِ اخوتِ اسلامی جہاں یہ موجب عناد و فساد کا نظام نہیں۔

تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے
بندۂ و محتاج و غنی ایک ہوئے

انبیاء واولیاء علٰی نبینا وعلیھم السّلام:

حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نسب کا فخر کسی بیوقوف کے ذہن میں سمایا ہوتا ہے ورنہ

ذلک من الانبیاء و کم من الصلحاء الا صفیاء و السادۃ الاذکیاء کانت انھم من الآباء فسبحان من یخلق مایخلق ممایشاء (الاحتساب)

انبیاء علیہم السلام سے نسبی فخر نہ ہوگا اور نہ صلحاء اور اصفیاء وسادات سے اس لئے کہ ان میں بعض حضرات کی مائیں کنیزیں تھیں۔ جیسے سب کو معلوم ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کنیز تھیں یعنی سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور انہی سے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رشتہ ملتا ہے اس سے بڑھ کر بی بی ہاجرہ رضی اللہ عنہا کیلئے کونسا فخر ہوگا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام بن سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماریہ رضی اللہ عنہا بھی کنیز تھیں۔

(باب ۲)

طعن علی الانساب

واقعات شاہد ہیں اور تاریخ گواہ ہے کہ علم وعمل اور ہنر ذات پات کو چھپا دیتے ہیں بہت سے کم ذات علم وعمل اور ہنر سے خلقِ خدا کے اجسام وقلوب پر بادشاہی کرتے ہیں اور بہت سے اعلیٰ خاندان کے افراد علم وعمل اور ہنر سے خالی دردر کی بھیک مانگتے دھکے کھاتے پھرتے ہیں لیکن اس کے باوجود نبی پاک شہِ لولاک ﷺ نے کسی کی ذات اور قومیت پر طعن کرنے سے منع فرمایا ہے بلکہ شرعاً بہت بڑا کبیرہ گناہ ہے بالخصوص اکابر کی نسب پر۔ حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا

ان من اکبر الکبائر لاسیما اذاکان فی انساب الاکابر.

نسب پر طعن کرنا سخت گناہ ہے بالخصوص اکابر (انبیاء واولیاء ومشائخ) کی انساب پر۔

اس کے بعد ذیل کی احادیث نقل فرمائی ہیں۔

ثلاث من فعل الجاھلیۃ لاید عھن اھل الاسلام استسقاء بالکواکب وطعن فی النسب والنیاحۃ

علی المیت (رواہ البخاری)

تین امور جاہلیت کی یادگار ہیں اہل اسلام انہیں نہیں چھوڑ رہے (۱) ستاروں سے بارش کی طلب (۲) نسب پر طعن (۳) میت پر نوحہ کرنا۔

من الکفر باللہ شق الجیوب والنیاحۃ والطعن فی النسب۔ (رواہ الحاکم فی مستدرک)

تین امور اللہ تعالیٰ سے کفر ہیں (۱) گریبان چاک کرنا (۲) پیٹنا (نوحہ کرنا) (۳) نسب پر طعن کرنا۔

ثلث عن تزلت فی امتی التفاخر فی الانساب والنیاحۃ والانواء (رواہ ابو یعلیٰ)

تین چیزیں میری امت میں ہمیشہ رہیں گی۔(۱) انساب میں فخر (۲) مردے پر بین کرنا (۳) قسمت آزمائی پر تیر وغیرہ پھینکنا۔

فخر نسبی کی خرابیاں

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ فخر نسبی سے چند گندے امور اور احوال ناگفتہ مرتب ہوتے ہیں مثلاً

(۱) بعض جہال تو کنیزوں سے وطی اسی لئے نہیں کرتے کہ اولاد ہوگی تو عار و ننگ ہوگا اور عوام عار و ننگ کو نار جہنم سے بھی سخت تر سمجھتے ہیں یا انہیں اپنی آزاد عورت کا خطرہ ہوتا ہے کہ بچہ پیدا ہوا تو وہ ناراض ہوگی اور زن مرید کو عورت کی ناراضگی عذابِ عظیم ہے۔

(۲) یا اپنی عورت سے یہ خطرہ ہوگا کہ کنیز کا بچہ پیدا ہوگیا تو وہ (آزاد عورت) اس سے مہر کثیر طلب کرے گی جیسے کہ اس سے معاہدہ کیا ہوگا کہ اگر کنیز سے بچہ پیدا ہوا تو اتنا مہر دوں گا ورنہ اتنا یا اور دیگر ایسے عوارض جوان کو شیطان پٹی پڑھاتا ہے اور نفس ان سے شرارت کرتا ہے۔

(۳) بعض تنگ اسلاف کنیزوں سے اس لئے بھی نکاح کر لیتے ہیں کہ بروقت عورت کو اور اس سے بچہ پیدا ہوا تو انہیں آزاد کر دوں گا اس طرح سے ان کا مال میراث بچ جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

انتباہ

جو نالائق اپنے رشتہ داروں کو میراث سے محروم کرنے کا پروگرام بناتا ہے اس کے لئے احادیث میں سخت وعید وارد ہے حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو اپنے وارث کو (ناجائز طور پر) میراث سے محروم کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کی بہشت کی میراث ختم کر دے گا۔ (ابن ماجہ)

مسئلہ

بہت سے لوگ خواہ مخواہ اپنے ذاتی رنج وغصہ سے مرنے سے پہلے اولاد یا کسی وارث کو محروم کردیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے ہاں اگر وہ دین حق و مسلک اہلسنت سے منحرف ہو مثلاً مرزائی، رافضی، وہابی، دیوبندی وغیرہ ہوگیا تو پھر ضروری ہے۔

مسئلہ

بعض اپنے کسی عزیز غیر وارث کیلئے وصیت کرتے ہیں اور ورثاء اسے پورا نہیں کرتے یہ بھی گناہ ہے۔

مسئلہ

بعض مرنے سے پہلے کسی غیر وارث رشتہ دار کے لئے کچھ مالیت کا اقرار کرتے ہیں اور وصیت کرتے ہیں کہ اسے ادا کرنا ہوگا ورثا اسے ادا نہیں کرتے تو یہ کبیرہ گناہ اور قطع رحمی ہے جیسا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے ''احتساب'' میں فرمایا پھر قطع رحمی کے متعلق مندرجہ ذیل وعیدیں لکھیں:

قطع رحمی کی وعیدیں

اللہ تعالٰی فرماتا ہے:

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ (پارہ ۲۶، سورۃ محمد، ایت ۲۲)

ترجمہ: تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو۔

اور فرمایا:

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ (پارہ ۴، سورۃ النساء، ایت ۱)

ترجمہ: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

احادیث مبارکہ

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

۱) الرحم معلقه بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله. (رواہ مسلم)

رحم عرش سے معلق ہوکر کہتی ہے کہ جس نے میرے سے ملایا اللہ تعالٰی اسے اپنے ساتھ ملائے گا اور جس نے میرے سے

قطع کیا اسے اللہ تعالیٰ قطع کرے گا۔

۲) ان اعمال بنی آدم تعرض علےٰ اللّٰہ عشیته کل خمیس لیلة الجمعة فلایقبل عمل قاطع رحم (رواہ احمد وابویعلیٰ)

بنی آدم کے اعمال ہر ہفتہ میں جمعہ کی شب کو اللہ تعالیٰ کے ہاں پیش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ قطع رحم والے کے اعمال کو قبول نہیں فرماتا۔

۳) عن ابی اوفیٰ مرفوعا ان الملائکة لاتنزل علیٰ قوم فیھم قاطع رحم. (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

فرشتے اس قوم پر نازل نہیں ہوتے جن میں قطع رحم کرنے والا ہو۔

۴) عن انس اثنان لاینظر اللّٰہ الیھا یوم القیمة قاطع الرحم وجار السوء .(رواہ الدیلمی)

اللہ تعالیٰ قیامت میں دو شخصوں کو نہیں دیکھے گا (۱) قطع رحم کرنے والا (۲) برا ہمسایہ

فائدہ

فرمایا یہاں بقدر ضرورت چند روایات لکھی گئی ہیں کیونکہ سمجھدار کے لئے تو ایک حدیث بھی کافی ہے آخر میں فرمایا کہ

اعلم ان مجرد النسب بدون کسب الحسب وتعلّم العلم والادب غیر معتبر فی المذھب المھذّب.

جان لو کہ محض نسب کسب ہنر کے بغیر علم وعمل ادب کے بغیر مذہب اسلام میں غیر معتبر ہے۔

ایک گندا مرض

حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ :

وقد یتبلی کثیر من الخلق لھٰذا السبب فبنوا علیه الاعتبار وتکبروا فی مجالس الافتخار حتی انجر الامر الی ان الحامة اخذ واولاد المشائخ فی مقام المشیخة والارث ولو کانو افی غایة من الجھل ونھایةالفساد کماھو مشھور فی سائرا البلاد.(احتساب)

بہت سے لوگ نسب کی وجہ سے بیماری میں مبتلا ہیں بس نسب کو معتبر سمجھتے ہیں اور محافل میں سب پر اتراتے تکبر کرتے ہیں اولیاء کی اولاد کو بزرگی کے مصلی ومسند پر بٹھاتے ہیں اگر چہ وہ پرلے درجے کے جاہل ہوں یہ ان کی انتہائی جہالت

اور فساد کی جڑ ہے۔

اس سے بڑھ کر فرمایا

واغرب من هذا ان بعض الامراء واتباعهم من الجهلاء يعظمون اولاد المشائخ الكبراء على ذرية سيد الانبياء وعلى المحققين من الصلحاء الاصفياء والمدققين من العلماء الاذكياء وهم بانفسهم مع صغرهم وجهلهم لايا بون عن تقديهم على معلمهم ومؤدبهم لما فيهم من كثرة الحماقة وقلت الحياء.

اس سے بڑھ کر عجیب تر یہ امر ہے کہ بہت سے امراء اور ان کے جاہل یار دوست پیروں کی اولاد کو سادات اولاد نبی علیہ السلام اور علماء صلحاء پر ترجیح دیتے ہیں باوجودیکہ ان کے پیروں کی اولاد عمر میں چھوٹے اور علم سے فارغ پرلے درجے کے جاہل ہوتی ہے بلکہ وہ اس سے بھی نہیں چوکتے کہ ان جاہل پیرزادوں کو ان کے اساتذہ و مربیوں پر بھی مقدم رکھتے ہیں یہ ان کی کثرت حماقت و قلت حیاء کی نشانی ہے۔

اویسی کی گذارش

وہ دور تو پھر بھی بھلا (اچھا) تھا جسے صدیاں گذریں اب اس سے ابتر حال ہے کہ کوئی بھی معمولی تعلق سے کسی کا گدی نشین ہو جائے وہ علماء کرام کی عزت واحترام تو بجائے ماند ان کی توہین وتحقیر نہیں چھوڑتا۔ بلکہ بعض جاہل پیروں اور پیرزادوں کا تو مشن یہی ہے کہ علماء وصلحاء کی بے توقیری واہانت کی جائے اور مریدین کو تلقین فرماتے رہتے ہیں کہ ان ملاؤں سے دُور رہو ساتھ ہی یہ پٹی پڑھاتے ہیں کہ یہ مولوی طریقت ومعرفت کو کیا جانیں اور جہال مریدین کو ذہن نشین کراتے ہیں کہ طریقت ومعرفت اور شے ہے اور شریعت شے دیگر۔ یہ ان کی اپنی جہالت وحماقت پر پردہ ڈالنے کی تدبیر ہے ورنہ اسلام اس کے برعکس درس دیتا ہے فقیر چند دلائل عرض کرتا ہے اگر کسی صاحب کو اسلام کا درد ہے تو عمل کر دکھلائے

۱) حضرت علامہ علی قاری رحمہ اللہ اپنے دور کے جاہل پیروں کی مذمت کر کے لکھتے ہیں کہ

وقد ورد اذا اراد اللّٰه بقوم خيراً فقهم فى الدين ووقر صغير هم وكبيرهم واذا اراد اللّٰه لهم غير ذلك تركهم مهملا. (رواه دارقطنى فى الافراد عن انس)

حدیث میں ہے کہ جب اللہ کسی قوم کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو انہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور ان کے چھوٹے بڑوں کو عزت بخشتا ہے اگر اس کے برعکس ارادہ فرماتا ہے تو انہیں بیکار چھوڑ دیتا ہے۔

۲) یہی علامہ علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

ومما یدل علی بطلان اصطلاحهم الفاسد وعرفهم الكاسدان الصحابة اجمعو اعلیٰ تقدیم الصدیق علی علی والحسنین مع علونسبهم وتقدیم العلی علی العباس کونه نسبی بنی هاشم واقربهم (الاحتساب)

اوران کی اس باطل اصطلاح اوران کے بیکار عرف کی دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حضرت صدیق کو حضرت علی پر اولیت دی یونہی حسنین کریمین رضی اللہ عنہما پر بھی باوجودیکہ ان کا نسب عالی ہے یونہی حضرت علی کو حضرت عباس پر حالانکہ حضرت عباس نسب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ قریب ہیں۔

یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ رشتہ داری میں بہ نسبت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے نبی پاک ﷺ کے قریب ترین بلکہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہما تو جگر گوشہ رسول ﷺ ہیں لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اِن سے افضل ہیں تو ثابت ہوا کہ وجہ فضیلت تقویٰ ہے نہ کہ نسب وحسب یونہی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں باوجودیکہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ چچازاد۔

فائدہ

جولوگ اپنے باپ دادوں کے اچھے پن پر فخر کرتے ہیں اور اپنی شرافت لوگوں پر جتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم بڑے خاندانی ہیں اور ہمارے بڑے ایسے تھے اور ایسے مگر حقیقت میں یہ ایک وہم وخیال ہے۔

چنانچہ حدیث میں آیا ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ يَفْخَرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوا اِنَّمَا هُمْ فَحَمُ جَهَنَّمَ اَوْلَا يَكُوْنُنَّ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الجعل الذی هدیده الخیر ویا اِنَّ اللّٰهَ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عِبِّيَةَ الجَاهِلِيَّةِ وفخر بالاباء انماهم مؤمن تقی وفاجر شَقِیَ الناس بنوادم والادم خلق من التراب. (رواه الترمذی)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا چاہیے کہ باز رہیں لوگ جو فخر کرتے ہیں اپنے آباؤ اجداد پر جب کہ وہ مرگئے اب وہ جہنم کے کوئلے ہیں ان کی عزت اللہ تعالیٰ کے ہاں گندے کیڑے سے بھی کم ہے ان کی خیر وبھلائی ملیامیٹ ہوگئی اے بندگان خدا اللہ تعالیٰ نے تمہارے سے جاہلیت کی علامت ختم کرڈالیں اور قابل فخر وہ مومن متقی ہے

اور فاجر لوگوں میں بد بخت آدمی ہے کیونکہ ہم سب بنی آدم ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کئے گئے۔

فائدہ

اِس سے ثابت ہوا کہ فخر کرنا باپ دادا پر نشانی ہے جہنم کی اور فخر کرنے والا اہل اسلام کے نزدیک ذلیل ہے جیسا کہ گند کا کیڑا۔

انتباہ

حدیث شریف میں زمانۂ جاہلیت کے لوگوں کے لئے بطور نصیحت وعبرت کے فرمایا ہے ورنہ یہ عام ہے کیونکہ الحمدللہ انبیاء علیہم السلام کے علاوہ اولیائے کرام بلکہ بعض اہل ایمان عوام کے اجسام کو بھی مٹی نہیں کھاتی۔ عرصہ دراز کے بعد قبور میں بعض عام مسلمان کے اجسام بھی محفوظ پائے گئے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''اخبار القبور''

آخر میں نتیجہ کے طور پر علامہ علی قاری رحمہ اللہ نے لکھا

فالمدار علے العلم والتقویٰ لاعلی مجرد النسب المعتبر وان العقبی رزقنا اللّٰہ حسن الخاتمہ والمرتبۃ هو خیر وابقٰی.

فضیلت اور بزرگی کا دارومدار علم وتقویٰ پر ہے نہ کہ اعلیٰ نسب پر اللہ ہمیں اچھا خاتمہ اور بلند مرتبہ عطا فرمائے وہی بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔

سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

الناس من جهة التمثال اکفاء .ابوهم آدم والا م حواء نفس کنفس وارواح شاکلة واعظم خلقت فیه واعضاء فان لم یکن لهم من اصله حسب یفاخر ون به الطین والماء ماالفضل الا لاهل العلم انهم .علی الهدیٰ لمن استهدی ادلاء وقدر کل امرفی یحسنه .والرجال علے الاعمال سماء وضد کل امرأ ما کان یجهله .والجاهلون لاهل العلم اعداء وانما امهات الناس اوغیّه.مسودة وللانساب آباء لاتهقرن امرأ خرا یکون ام عبد.ام من الروم اوعجما سوداء.

لوگ ظاہر کے اعتبار سے برابر ہیں۔ کیونکہ ان کا باپ آدم علیہ السلام اور ماں بی بی حوا رضی اللہ عنہا ہے۔ ہر ایک نفس ایک جیسا اور ان کی روح ہمشکل ہیں ہر ایک جسم میں ہڈیاں اور اعضاء پیدا کئے گئے ہیں۔ اگر ان میں کوئی صلاحیت نہیں تو پھر گارے پر فخر کرتے ہیں فضیلت صرف اہل علم کی ہے یعنی علماء باعمل ہی فضیلت کے حقدار ہیں کیونکہ وہی ہدایت پر ہیں

اور جو ہدایت کا طلبگار ہے اسے وہ راہ ہدایت دکھاتے ہیں انسان کا ہنر ہی اسے حسین بناتا ہے اور لوگ حسن اعمال کی وجہ سے نشان پاتے ہیں علم کی ضد جہل ہے جو انسان کو اندھیرے میں رکھتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جہلاء ہی علماء کے دشمن ہیں لوگوں کی مائیں ہی ان کی حفاظت گاہ ہیں اور نسب باپ کی طرف شمار ہوتی ہے۔ کسی کی تحقیر نہ کرو وہ آزاد ہو یا غلام وہ رومی (گورا) ہو یا عجمی (کالا)

انتباہ

کتب اسلامیہ میں بھی ہے اور فقیر کا تجربہ ہے کہ کسی عیب والے کو دیکھ کر اس کی تحقیر سے اسی عیب میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ ہے وہ عیب جسمانی ہو یا عملی یا کردار۔

اویسی غفرلہ کی کہانی

فقیر بچپن میں آنکھ کے مرض میں مبتلا تھا یعنی ہر وقت آنکھوں سے زرد پانی اتر تا رہتا تھا ایک زمیندار نے دیکھ کر کہا یہ بچہ کیسا ہے یعنی فقیر کے عیب سے متنفر ہو کر کچھ کا کچھ کہتا رہا اس کو یوں سزا ملی کہ اس کا بیٹا پیدا ہوا جونہی وہ فقیر کی اسی عمر میں پہونچا تو آنکھوں کی اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا اس کی بینائی بھی چلی گئی اور آنکھوں کے ڈھیلے ایسے ڈراؤنے ہو گئے کہ اسے دیکھنے سے خوف محسوس ہوتا اور وہ آخری عمر تک یونہی رہا۔

فائدہ

عیب اور بیماری والے کو دیکھ کر یہ دعا پڑھیں

الحمد للّٰہ الذی عافانی مما ابتلاہ وفضلنی علٰے کثیر ممن خلق تفضیلا۔

(ترمذی شریف جلد ۵، صفحہ ۳۷۳، راوی حضرت عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما، ابن ماجہ جلد ۴، صفحہ ۲۹۵، راوی عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ مطبوعہ بیروت)

حدیث شریف میں ہے کہ اس دعاء کی برکت سے اس عیب اور بیماری سے حفاظت ہوگی۔ فقیر اویسی غفرلہٗ نے اسے آزمایا ہے اور امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے تو بارہا آزمایا۔ جیسا کہ آپ کے ملفوظات میں ہے:

اسی طرح کے محمود بن وراق کے اشعار بھی ہیں۔

عجبت من معجب بصورۃ — وکان فی الاصل نطفۃ بذرۃ

وقد غدا بعد حسن صورتہ — یعیر فی اللحد جیفۃ قذرۃ

وھوعلی مکرہ ونخولہ مابین ثوبیہ یحمل العذرۃ

میں اس کی عجیب صورت پر تعجب کرتا ہوں کہ یہ دراصل نطفہ ہے پھر یہ باوجود حسین صورت کے قبر میں بدبودار مردار ہو جائے گا یہ دھوکہ اور غرور میں ہے حالانکہ یہ تو گندگی کا ٹوکرا دو کپڑوں کے اندر چھپا کر اٹھائے پھر رہا ہے۔

اور حضرت شیخ علاؤالدولہ سمنانی رحمہ اللہ نے ایک رباعی لکھی ہے۔

لے دل تودمے مطیع سُبحان نشدی کاریکہ تراسنردبسامان نشدی

درویش شدی شیخ شدی دانشمند این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی

کسی نے اس کا اردو منظوم ترجمہ کیا ہے۔

دم بھر نہ رہا تابع اے دل تو خدا کا جس کام میں سامان ہو تیرا نہ بنایا

درویش ہوا پیر ہوا عالم وعاقل یہ سب ہوا لیکن تو مسلمان نہ ہوا

علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

بہرحال ذات وصفات پر فخر کرنا سخت گناہ ہے بلکہ حدیث میں وارد ہے کہ وہ کوئلہ جہنم کا ہے باوجود اس کے پھر جو کوئی کہے کہ ہم سید ہیں یا شیخ یا مغل یا پٹھان ہیں اور دوسرے پیشہ والوں کو حقارت کی آنکھ سے دیکھے وہ شیطان جہنمی ہے۔ صریح مخالفت قرآن کی کرتا ہے کیونکہ قرآن ناطق ہے کہ شرافت منحصر ہے ایمان اور تقویٰ میں کسی قوم کی تخصیص نہیں کہ متقی کسی قوم کا ہو۔ ہاں نسب نبوی اور نسب اولیاء میں اخروی فائدہ بھی ہے دنیوی بھی۔

اس پچھلے قول سے وہابی دیوبندی فرقہ کو انکار ہے۔

اعلحضرت عظیم البرکت شاہ احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے ایک رسالہ لکھا جس کا موضوع بھی یہی ہے کہ......

شرافت نسب کا لحاظ صرف مسائل کفاءت میں ہے اور شرافت نسب پر تکبر کرنا اور دوسروں کو ذلیل جاننا حرام ہے۔

اس کا تاریخی نام ہے

اِرَاءۃُ الاَدَب لفاضِلِ النَّسبَ

یعنی اعلیٰ نسب پر فخر کرنے والوں کو ادب کا راستہ دکھانا۔

رسالہ کے ابتداء میں فارسی زبان میں کسی صاحب نے وہابی مذہب کے مطابق:

وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (پارہ۲۶،سورۃ الحجرات،ایت۱۳)

ترجمہ: اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

اور حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ

من البطاعمله لم يسرع نسبه.

جس نے عمل میں کوتاہی کی اسے نسب کام نہ آئیگا۔

اور فرمایا

اعملی یافاطمة ولا تقولی انی بنت الرسول ﷺ.

نبی کریم ﷺ نے زوردار آواز سے فرمایا اے فاطمہ نیک عمل کر یہ نہ کہہ کہ میں رسول اللہ ﷺ بیٹی ہوں

یہ ارشاد تعلیم امت کے طور تھا۔اس پر اعتراض از وہابیہ اور جواب اویسی غفرلہٗ آگے آئے گا۔(انشاء اللہ)

اللہ! بہت سے جہلاء انبیاء و مرسلین اور بزرگان دین اور اسلاف صالحین کے حالات سے بے خبری کی وجہ سے نسب پر فخر و ناز کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرافت نسب کچھ نہیں پرکاہ کے برابر بھی نہیں اس کے ہاں اس کی کوئی قدر نہیں۔لیکن نبوی نسب مستثنیٰ ہے اور قیامت میں اولیاء و صلحاء کا نسب۔

شرافت علمی

اللہ کے ہاں شرافت و بزرگی ہے تو علم کی وجہ سے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (پارہ۲۸،سورۃ المجادلہ،ایت۱۱)

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

اور فرمایا:

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (پارہ۲۲،سورۃ فاطر،ایت۲۸)

ترجمہ: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا

علماء ورثة الانبیاء وان فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم.

علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور بیشک عالم دین کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر بلکہ علمی فضیلت نسب کی فضیلت سے بلند تر ہے۔

فقہ اسلامی کافیصلہ

فقہ کی کتابوں میں ہے

لان شرف العلم فوق النسب والمال کما جزم به البزازی وارتضاه الکمال وغیره.

کیونکہ علمی شرافت شرف نسب اور مال سے زیادہ اور بلند ہے جیسا کہ بزازی نے اس پر جزم کیا اور کمال و دیگر علماء نے اسے پسند فرمایا۔

مسئلہ

اگر کسی عالم دین کو اس کی نسب سے تحقیر اور طعنہ دیتے ہوئے اسے نسب پر عار دلائے تو وہ کفر کے دائرہ میں داخل ہے

تقریر امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ:

کسی مسلمان بلکہ کافر ذمی کو بھی بلا حاجت شرعیہ ایسے لفظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اُس کی دل شکنی ہو اُسے ایذا پہنچے شرعاً ناجائز وحرام ہے اگر چہ بات فی نفسہٖ سچی ہو۔

فان کل حق صدق ولیس کل صدق حقا ابن السنی.

مدار نجات

تحقیق مقام ومقال بکمال اجمال یہ ہے کہ مدار نجات تقویٰ پر ہے نہ کہ نسب پر محض نسب کو موجب بزرگی سمجھنا غلط ہے لہٰذا محض تقویٰ بس ہے اگر چہ شرف نسب ہو اور تکمیل علوم رسمیہ نہ ہو اور مجرد شاہ صاحب کہلانا کافی نہیں جب کہ تقویٰ بالکل نہ ہو تو دوزخ کی آگ بہ نسبت بت پرستوں کے بے عمل علماء کو زیادہ جلد لپیٹ میں لے گی۔

ازالۂ وہم

اس سے یہ سمجھنا کہ فضل نسب شرعاً محض باطل یا بالکل بیکار یا شرافت وسیادت نہ دنیاوی احکام شرعیہ میں وجہ امتیاز نہ آخرت میں اصلاً نافع وباعث اعزاز۔ حاشا وکلا ایسا نہیں بلکہ شرع مطہرہ نے متعدد احکام میں فرق نسب کو معتبر رکھا ہے

اور سلسلہ طاہرہ ذریت عاطرہ میں انسلاک وانتساب ضرور آخرت میں بھی نفع دینے والا ہے۔ کتاب نکاح میں سارا باب کفاءت تو خاص اسی اعتبار تفرقہ وامتیاز پر مبنی ہے۔ سیّدزادی اگر کسی مغل پٹھان یا شیخ انصاری سے بے رضائے ولی نکاح کرلے گی نکاح ہی نہ ہوگا جب تک بسبب فضل علم دین مکافات ہوکر کفاءت نہ ہوگئی ہو یونہی اگر غیر اَبّ و جَد بشرائط معلومہ نابالغہ کا ایسا نکاح کردیں وہ بھی باطل ومردود محض ہے اسی طرح اگر مغلانی پٹھانی نابالغہ کسی جولاہے یا دُھنے سے نکاح کرلے یا ولی غیر ملزم نابالغہ کا نکاح کردے یہ سب باطل ونا منعقد ہیں۔

امامت صغریٰ وکُبریٰ

امامت صغریٰ کی ترتیب میں شرف نسب بھی وجہ ترجیح ہے۔ تنویر الابصار میں ہے

الا حق بالامامة الاعلم لی قوله ثم الاشرف نسبا ثم الانظف ثوبا .

درمختار میں ہے۔

الاشرف نسبا ثم الاحسن صوتا الخ.

اور امامت کبریٰ میں تو شرع مطہرہ نے اس درجہ لحاظ نسب فرمایا کہ اُسے صرف قریش کے ساتھ مخصوص فرمادیا غیر قریشی اگرچہ عالم اجل ہو امام وخلیفہ نہیں ہوسکتا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

الائمة من قریش

تمام خلفاء قریشی ہوں گے۔

فائدہ

یہ شرافت تو ہے ہی کہ جس کی وجہ سے نسب کا فائدہ ہوا۔ اس پر اعلیحضرت قدس سرہٗ متعدد احادیث نقل فرماتے ہیں وہ آگے آرہی ہیں۔

نــــوٹ : یاد رہے کہ شریف قومیں بحیثیت مجموعی دیگر اقوام سے حیا، حمیت، تہذیب، مروّت، سخا، شجاعت، سیر چشمی، فتوت، حوصلہ، ہمت، صفائے قریحت وغیرہا بکثرت اخلاق حمیدہ موہوبہ ومکسوبہ میں زائد ہوتی ہیں اور سب کا آدم وحوا علیہما السلام ایک ماں باپ سے ہونا جس طرح تفاوت افراد کا نافی نہیں ایک آدمی لاکھ کے برابر ہوتا ہے

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

لیس شئ خیرامن الف مثلہ الاالانسان .(الطبرانی فی الکبیر)

یونہی تفاوت اصناف واقوام کا منافی نہیں قریش کی جرأت شجاعت سماحت فتوت قوت شہامت اسلام وجاہلیت دونوں میں شہرۂ آفاق رہی ہےاوران میں بالخصوص بنی ہاشم یوں ہی جاہلیت میں بنی باہلہ خست دوناءت سے معروف تھے یہاں تک کہ کسی شاعر نے کہا۔

ولا ینفع الاصل من بنی ھاشم　　اذاکانت النفس من باھلہ
اذاقیل للکلب یاباھلی　　عوی الکلب من شوم ھذاالنسب

اگر طبیعت قبیلہ باہلہ سے ہے تو اس کی اصل بنو ہاشم سے نفع نہ دے گی۔اگر کسی کتے کو کہا جائے اے باہلی تو وہ اس منحوس نسب کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے فریاد کرے گا کہ مجھے باہلی کیوں کہا گیا۔

فائدہ

باہلی قبیلہ کے لوگ گندگی خور تھے اگرچہ وہ عربی تھے لیکن عرب نے ہی ان کی اس گندی عادت کی وجہ سے انہیں شرافت سے نکال کر رذیل قوم مشہور کر دیا۔

اعلیٰ قوم کا مرتبہ

اعلیٰ نسب کے لوگ علی الاطلاق دنیا میں نمایاں ہوتے ہیں ۔دنیاوی و دینی دونوں کی سلطنتیں یعنی سلطنت ملک و سلطنت علم ہمیشہ شریف ہی اقوام میں رہی دوسری قوموں کا اُس میں حصہ معدوم یا کالمعدوم عجم میں جو شریف قومیں تھیں اور ہیں خصوصاً اہل فارس۔حدیث میں ہے

خیر العجم الفارس .

تو بمصداق صحیح حدیث

لو کان العلم معلقا بالثریا لینا لہ رجل من اھل الفارس.

علم اگر ثریا پر (کہ آٹھویں آسمان کے ستاروں سے ہے) آویزاں ہوتا تو ایک مرد فارسی وہاں سے بھی لے آتا۔

اصل الحدیث فی الصحیحین عن ابی ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولفظ مسلم لو کان الایمان عند الثریا لذھب بہ رجل من ابنا ء فارس حتی یتناولہ اعنی امام الائمہ مالک الازمہ کاشف الغمہ

سراج الامہ.

سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فارسی ہونا کیا مضر خصوصاً اولاد کسریٰ کہ فارس کی اعلیٰ نسل شمار ہوتی ہے جو ہزار ہا سال صاحب تاج وتخت رہی اور اُن کی مجوسیت شریف قوم گنے جانے کے منافی نہیں جیسے قریش کہ زمانہ جاہلیت میں بُت پرست تھے اور بلاشبہ وہ تمام جہان کی اقوام سے افضل قوم ہے انہیں فارسیوں میں امام بخاری بھی ہیں رحمۃ اللہ علیہ یونہی خراسانی کہ وہ بھی فارسی ہیں بلکہ تیسیر میں زیر حدیث لو کان الایمان عند الثریا لتنا ولہ رجال من فارس ہے۔

قیل اراد بفارس ھنا اہل خراسان اور نسبت بلاد مثل خراسان وبلخ ومرو وتستر کا ذکر خارج از بحث ہے شرافت ذات کسی شہر کی سکونت پر نہیں نہ بعض اکابر کا کوئی پیشہ کرنا اُس کے جواز سے زائد پر دلیل نہ نادر پر حکم فرق ہے اس میں کہ فلاں امام نے نساجی کی اور فلاں نساج کہ قوم نساجین سے تھا امام ہوگیا تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے بکریاں چرائیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ فلاں گڈریا نبی ہوگیا اور سو بات کی ایک بات وہ ہے جس کی طرف ہم نے صدر کلام میں اشارہ کیا کہ موازنہ بحیثیت مجموعی ہے نہ فرداً فرداً اور حکم کے لئے غالب بلکہ اغلب کافی اور شک نہیں کہ یوں اخلاق فاضلہ میں شریف قوموں کا حصہ غالب ہے اور احادیث کثیرہ اس پر ناطق متعدد احادیث گواہ۔ جنہیں اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے دوم العیش اور راءۃ الادب میں جمع فرمائی ہیں۔

فضائل قوم قریش

جن ذہنوں میں یہ سمایا ہوا ہے کہ آخرت میں حسب ونسب کا کوئی فائدہ نہیں وہ وہابی ذہن ہیں ورنہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حسب ونسب آخرت میں فائدہ دے گا وہابی اپنے مطلب کی حدیث فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھ دیتے ہیں جو کہ مؤول ہے فقیر درجنوں احادیث اعلحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے فیض سے درج کرتا ہے۔

احادیث مبارکہ

مانا کہ اخلاق فاضلہ باعث اعمال صالحہ ہیں اور وہ باعث نفع آخرت ہیں اور خصوصی اعمال کے اجر وثواب میں بیشمار روایات موجود ہیں لیکن نسب رسول اللہ ﷺ کے نفع رسانی کی روایات میں بھی کوئی کمی نہیں۔ چند روایات حاضر ہیں۔

۱) حضور نبی پاک شہِ لولاک ﷺ نے فرمایا

قریش علی مقدمة الناس یوم القیٰمة ولولاان تبنطر قریش لاخبر تها بما لمحسنها من الثواب .

عنداللہ قریش روز قیامت سب لوگوں سے آگے ہونگے اور اگر قریش کے اترا جانے کا خیال نہ ہوتا تو میں اُنھیں بتا دیتا کہ اُن کے نیک کے لیے اللہ کے یہاں کیا ثواب ہے۔ (رواہ ابن عدی عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم

ان لواء الحمد یوم القیٰمة بیدی وان اقرب الخلق لوائ یومئذ العرب .

بیشک روز قیامت لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور بیشک اُس دن تمام مخلوق میں میرے نشان سے زیادہ قریب عرب ہونگے۔ (رواہ الامام الترمذی الحکیم والطبرانی فی الکبیر)

۳) رسول اکرم شفیع معظم ﷺ فرماتے ہیں:

من اشفع له یوم القیٰمة من امتی اهل بیتی ثم الاقرب فالا قرب الی قریش ثم الانصار ثم من آمن بی واتبعنی من الیمن ثم من مغائر العرب ثم الاعاجم ومن اشفع له اولا افضل .

روز قیامت میں سب سے پہلے اپنے اہل بیت کی شفاعت فرماؤں گا پھر درجہ بدرجہ جو زیادہ نزدیک ہیں قریش تک پھر انصار پھر وہ اہل یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی پھر باقی عرب پھر اہل عجم اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں گا وہ افضل ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

۴) نبی پاک شہِ لولاک ﷺ فرماتے ہیں کہ

لو انی اخذت بحلقة باب الجنة تابدات الابکم یابنی هاشم .

میں دروازۂ بہشت کی زنجیر ہاتھ میں لوں تو اے بنی ہاشم پہلے تمہیں سے شروع کروں۔ (رواہ الخطیب عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۵) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اترون انی اذاتعلقت بحلق ابواب الجنة اوثر علی بن عبدالمطلب احدا .

کیا یہ خیال کرتے ہو کہ جب میں درہائے جنت کی زنجیر ہاتھ میں لونگا اُس وقت اولادِ عبدالمطلب پر کسی اور کو ترجیح نہ دونگا۔ (رواہ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما)

۶) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ:

کل سبب ونسب منقطع یوم القیٰمۃ الاسببی ونسبی .

ہر علاقہ اور رشتہ روز قیامت قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ۔(رواہ البزار والطبرانی فی الکبیر والحاکم)

۷) **عن امیر المومنین عمر والطبرانی عن ابن عباس وعن المسور بن مخرمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وھو عند احمد والحاکم والبیھقی عن المسور فی حدیث اولہ فاطمۃ بضعۃ منی.**

۸) فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

کل نسب وصھر ینقطع یوم القیٰمۃ الانسبی ومھری

ٹوپی اور پانچے کے سب رشتے قیامت میں منقطع ہو جائیں گے مگر میرے رشتے۔

رواہ ابن عساکر عن عبداللہ بن امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا

۹) **مابال اقوام یزعمون ان قرابتی لاتنفع کل سبب ونسب ینقطع الانسبی وسببی فانھا موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ .**

کیا حال ہے اُن لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی ہر علاقہ ورشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں جڑا ہوا ہے۔(رواہ البزار)

۱۰) حضور اقدس ﷺ نے برسرِ منبر فرمایا: **مابال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ ﷺ لاتنفع قوم یوم القیٰمۃ واللہ ان رحمی موصولۃ فی الدنیا والآخرۃ .**

کیا خیال ہے اُن شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی قرابت روز قیامت اُن کی قوم کو نفع نہ دے گی خدا کی قسم میری قرابت دُنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔ (رواہ الحاکم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۱) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ **الشھید یشفع فی سبعین من اھل بیتہ.**

شہید کی شفاعت اُس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

(رواہ ابوداؤد وابن حبان فی صحیحہ ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۲)فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

الشهيد يغفرله فى اول دفعة من دمه ويتزوج حوران ويشفع فى سبعين من اهل بيته.

شہید کے بدن سے پہلی بار جوخون نکلتا ہے اُس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دوحوریں اُس کی خدمت کو آجاتی ہیں اوراپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اُسے اختیار دیا جاتا ہے۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط بسند حسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۳) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

ان الشهيد عند الله سبع خصال (الى ان قال)ويشفع سبعين انسانا من اقاربه .

بیشک شہید کے لئے اللہ تعالیٰ کے یہاں سات کرامتیں ہیں ہفتم یہ کہ اُس کے اقربا سے ستر شخصوں کے حق میں اُسے شفیع بنایا جائے گا۔(رواہ احمد بسند حسن والطبرانی فی الکبیر عبادۃ بن الصامت والترمذی وصحہ وابن ماجۃ عن المقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۱۴) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

يصف الناس يوم القيٰمة صفو فافيمر الرجل من اهل النار على رجل من اهل الجنة فيقول يافلان اماتذكر يوم استسقيت فسقيتك شربة فيشفع له ويمر الرجل على الرجل فيقول اماتذكريوم ناولتك طهور افيشفع له فيقول يااماتذكر بوم بعثتنى فى حاجه كذافذهبت لك فيشفع له .

لوگ روزِ قیامت پرے باندھے ہونگے ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا اُس سے کہے گا کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا میں نے پلایا تھا اتنی بات پر وہ جنتی اُس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ایک دوسرے پر گزریگا کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کا پانی دیا تھا اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہوجائے گا ایک کہے گا آپ کو یاد نہیں ایک دن آپ نے مجھے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کرے گا۔(رواہ ابن ماجۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۱۵) روایت میں ہے کہ کوئی جنتی جھانک کر دوزخی کو دیکھے گا ایک دوزخی اُس سے کہے گا آپ مجھے نہیں پہچانتے وہ کہے گا واللہ میں تو تجھے نہیں پہچانتا افسوس تجھ پر تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں وہ ہوں کہ آپ ایک دن میری طرف ہوکر گزرے اور مجھ سے پانی مانگا اور میں نے پلادیا تھا اس کے صلہ میں اپنے رب ﷻ کے حضور میری شفاعت کیجئے۔وہ جنتی اللہ

عزوجل کے زائروں میں اُس کے حضور حاضر ہوکر یہ حال عرض کرے گا کہے گا:

یارب فنشفعنی فیه

اے رب میرے تو اُس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔

فیشفعه الله فیه .

مولیٰ عزوجل اُس کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ (رواہ ابویعلی رضی اللہ تعالی عنہ)

جب مقبولانِ خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی اُن کو پانی پلادیا وضو کو پانی دیدیا عمر میں اُس کا کوئی کام کردیا آخرت میں ایسا نفع دیگا تو خود اُن کا جُزو ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیے بلکہ دنیا وآخرت میں صالحین سے علاقہ نسب کا نافع ہونا قرآن عظیم سے ثابت ہے۔

وَ اَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ یَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ یَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ (پارہ۱۶،سورۃالکھف،ایت۸۲)

ترجمہ: رہی وہ دیوار وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا، تو آپ کے رب نے چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکالیں آپ کے رب کی رحمت سے۔

خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ایک دیوار گرتے دیکھی اور ہاتھ لگا کر اُسے قائم کردیا اور وہاں والوں نے ان کو اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مہمانی دینے سے انکار کردیا تھا اور اُن کو کھانے کی حاجت، اُس پر موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے کہا کہ آپ چاہتے تو اُس پر اجرت لیتے۔ خضر علیہ الصلاۃ والسلام نے اُس کا جواب دیا کہ یہ دیوار دو یتیموں کی ہے جو ایک مرد صالح کی اولاد میں ہیں اور اس کے نیچے اُن کا خزانہ ہے دیوار گر جاتی تو خزانہ ظاہر ہوجاتا لوگ اِسے لوٹ لیتے۔ آپ کے رب عزوجل نے اپنی رحمت سے چاہا کہ دیوار قائم اور خزانہ محفوظ رہے کہ وہ جوان ہوکر نکالیں۔ اُن کے صالح باپ کے صدقہ میں اُن پر رحمت ہوئی۔ علماء فرماتے ہیں وہ ان بچوں کا آٹھواں یا دسواں (پشت کا) باپ تھا۔

۱۶) عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں

حفظ لصلاح ابیهما وماذكر عنهما صلاحا

اُن کے باپ کی صلاح کا لحاظ فرمایا گیا اُن کی اپنی صلاح کا کوئی ذکر نہ فرمایا۔

یعنی وہ اگرچہ خود بھی صالح ہوں اور کیوں نہ ہوں گے کہ اُن کے لئے یہ خزانہ لازوال محفوظ رکھا گیا تھا سونے کی تختی پر

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا اور کچھ نصائض ومواعظ۔(رواہ ابن ابی حاتم ومردویہ فی تفاسیرہما)

فائدہ

اس سے جہاں اولیاء کرام کی اولاد کی برکت بوجہ نسبت بہ اولیاء کا ثبوت ملا اور ساتھ ہی یہ معلوم ہوا کہ حضور نبی پاک ﷺ کی شان کا چرچا دور سابق میں کتنا بلند تھا۔

۱۷) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

ان اللّٰہ یصلح بصلاح الرجل ولدہ وولدہ ویحفظہ فی ذریتہ والدویرات حولہ فمایزالون فی ستر من اللّٰہ وعافیۃ .

بیشک اللہ تعالیٰ آدمی کی صلاح سے اُس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کی صلاح فرمادیتا ہے اور اُس کی نسل اور اُس کے ہمسایوں میں اُس کی رعایت فرماتا ہے کہ اللہ ﷻ کی طرف سے پردہ پوشی وامان میں رہتے ہیں۔(رواہ ابن ابی شیبہ)

۱۸) کعب احبار رضی اللہ عنہ نے فرمایا

ان اللّٰہ یخلف العبد المومن فی ولدہ فرجل

اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کی اولاد میں اسّی برس تک اُس کی رعایت کرتا ہے۔ (رواہ احمد فی الزہد)

۱۹) سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام نے فرمایا

طوبیٰ لذریۃ المؤمن ثم طوبیٰ لھم کیف یحفظون من بعدہ .

مومن کی ذریت کے لئے خوبی وخوشی ہے پھر خوبی وخوشی ہے کیسی اُس کے بعد اُن کی حفاظت ہوتی ہے۔

اس پر خیثمہ نے وہی آیت تلاوت کی

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (پارہ ۱۶، سورۃ الکھف، ایت ۸۲)

ترجمہ: اوران کا باپ نیک آدمی تھا۔

(اخرجہ ابن ابی شیبۃ واحمد فی الزہد)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَآ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ

(پارہ ۲۷، سورۃ طور، ایت ۲۱)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی اور ان کے عمل میں انہیں کچھ کمی نہ دی۔

۲۰) فرماتے ہیں ﷺ

ان اللہ یرفع ذریۃ المؤمن الیہ فی درجۃ وان کانوادونہ فی العمل لتقربھم عینہ .

بیشک اللہ تعالیٰ مومن کی ذریت کو اُس کے درجہ میں اُس کے پاس اُٹھالے گا اگر چہ وہ عمل میں اُس سے کم ہوتا کہ اُن سے اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں

پھر یہی آیہ کریمہ **من شک** تک تلاوت کی اور اُس کی تفسیر میں فرمایا

مانقضنا الآباء بما اعطینا النبین .

ہم نے جو اولاد کو عطا کیا اُس کے سبب والدوں کا کچھ اجر کم نہ فرمالیا۔ (رواہ البزار وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

۲۱) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم

اذادخل الرجل الجنۃ سئل عن ابویہ وذریتہ وولدہ فیقال انھم لھم یبلغو ا درجتک وعملک فیقول یارب قد علمت لی ولھم فیؤمر بالحاقھم بہ .

جب آدمی جنت میں جائے گا اپنے ماں باپ اور بچوں اور اولاد کو پوچھے گا ارشاد ہوگا کہ وہ تیرے درجہ اور عمل کو نہ پہنچے۔ عرض کرے گا اے رب میں نے اپنے اور اُن کے سب کے نفع کے لئے اعمال کئے تھے اس پر حکم ہوگا کہ وہ اُس سے ملادئے جائیں۔

اس کی تصدیق میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مذکورہ کی تلاوت کی۔ (رواہ عنہ الطبرانی وابن مردویہ)

۲۲) عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آیہ کریمہ مذکورہ کی تفسیر فرماتے ہیں

ھم ذریۃ مومن یموتون علی الاسلام فانکا نت منازل آبائھم ارفع من منازلھم لحقوابابائھم ولم ینقصوامن اعمالھم التی عملوا شیئا .

یہ ذریت مؤمن کا حال ہے جو اسلام پر مریں اگر اُن کے باپ دادا کے درجے اُن کی منزلوں سے بلند تر ہوئے تو یہ اپنے باپ دادا سے ملادئے جائیں گے اور ان کے اعمال میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (رواہ عنہ ابن ابی حاتم)

جب عام صالحین کی صلاح اُن کی نسل واولاد کو دین ودُنیا وآخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق وفاروق وعثمان وعلی جعفر وعباس وانصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاح عظیم کا کیا کہنا جن کی اولاد میں شیخ صدیقی وفاروقی وعثمانی وعلوی وجعفری

وعباسی وانصاری ہیں یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین ودُنیا وآخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر حضرات علیہ سادات کرام اولادِ امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ خود حضورِ پُرنور سید المرسلین ﷺ کے بیٹے ہیں کہ اُن کی شان توارفع واعلیٰ وبلند وبالا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا (پارہ۲۲،سورۃ الاحزاب،ایت۳۳)

ترجمہ: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کردے۔

۲۳) فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم

ان فاطمة احصنت فحر مها الله وذريتها على النار .

بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اُس کی نسل کو آگ پر حرام فرمادیا۔

(رواہ تمام فی فوائدہ والبزار وابویعلیٰ والطبرانی والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۴) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

سالت ربى ان لايدخل احد من اهل بيتى النار فاعطانيها .

میں نے اپنے رب عزوجل سے مانگا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے اس نے میری مراد عطا فرمائی۔

(رواہ ابوالقاسم بن بشران فی امالیہ عن عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۵) حضور علیہ السلام نے دعاء کی

اللهم انهم عترتى رسولک فهب سيئهم لمحسنهم وهبهم لى آلى .

وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو اُن کے بدکار اُن کے نیکوکاروں کو دیدے اور ان سب کو مجھے ہبہ کردے۔ پھر فرمایا فضل مولیٰ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی مافعل کیا کیا فرمایا آپ نے فرمایا:

فعلهر بكم يكم ويفعله بمن بعدكم .

یہ تمہارے ساتھ کیا اور جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ ایسا کرے گا۔ (رواہ الطبرانی)

سوالات وجوابات

مخالفین اپنے موقف کے لئے چند آیات واحادیث پیش کرتے ہیں ان کے جوابات ملاحظہ ہوں۔

سوال: حدیث مُسلم شریف میں ہے کہ نسب سے کسی قسم کا فائدہ نہیں حدیث شریف یہ ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ من ابطأبہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ .

جواب:۱

نفی نفع مطلق ہے نہ نفی مطلق

جواب:۲

اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ (پارہ۲۷،سورۃ طور،ایت۲۱)

ترجمہ: ہم نے ان کی اولاد ان سے ملادی۔

کے صریح معارض ہے۔

سوال

آیۃ کریمہ

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّ لَا یَتَسَآءَلُوْنَ (پارہ۱۸،سورۃ المؤمنون،ایت۱۰۱)

ترجمہ: توجب صُور پھونکا جائے گا تو نہ ان میں رشتے رہیں گے اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھے۔

جواب: یہ ایک وقتِ مخصوص کے لئے ہے چنانچہ

ولایتساء لون کو آیۃ سے ملاکے فرمایا:

وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ (پارہ۲۳،سورۃ الصافات،ایت۲۷)

ترجمہ: اوران میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا آپس میں پوچھتے ہوئے۔

راوی سعید بن منصور فی سننہ وابناء حمیدالمنذر وابی حاتم عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما قال انہا مواقف فاما الموقف الذی لاانساب بینہم فاذاھم قیام یتساء لون

(۳) جب کہ احادیث متواترہ سے فضل نسب وفرق احکام ونفع آخرت بلاشبہ ثابت ہے۔

سوال

حدیث میں ہے۔ **الالافضل عربی علیٰ عجمی ولالاحمر علیٰ اسود .**

عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی گورے کو کالے پر۔

دوسری حدیث میں ہے

انظر فانک سببت بخیر من احمر ولا اسود الاان تفضله بتقویٰ.

دیکھو تو فی نفسہٖ بہتر نہیں گورا کالا ایک ہیں ہاں تقویٰ سے فضیلت پاؤ گے۔

یونہی آیت کریمہ اس کی تائید میں ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (پارہ۲۶،سورۃ الحجرات،ایت ۱۳)

ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

جواب ۱

احادیث میں **سلب فضل کلّی** ہے نہ **سلب کلّی فضل .**

سوال

حدیث لااغنی عنکم من اللّٰہ شیئا

میں اللہ تعالیٰ سے نہ بچاؤں گا۔

جواب

نفی اغنائے ذاتی ہے نہ کہ معاذ اللہ سلب اغنائے عطائی چنانچہ اغنائے عطائی کا ثبوت احادیث متواترہ میں ہے کچھ پہلے گذر چکی ہیں کچھ یہاں عرض کی جاتی ہیں۔

۱) رسول اللہ ﷺ نے حضرت بتول زہرا سے فرمایا

ان اللّٰہ غیر معذبک ولاولدک .

بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب دے گا اور نہ تیری اولاد کو۔

(رواہ الطبرانی بسند صحیح عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۲) حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا

انما سمیت فاطمة لان اللّٰہ تعالیٰ لحما وذریته عن النساء یوم القیامة .(رواہ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنھما)

سیدہ فاطمہ کا نام فاطمہ اس لئے رکھا کہ اللہ ﷻ نے اسے اور اس کی نسل کو قیامت میں آگ سے محفوظ فرمالیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آیۃ

وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی (پارہ ۳۰، سورۃ الضحیٰ، ایت ۵)

ترجمہ: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں

جن رضا محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم ان لایدخل احدمن اھل بیته النار .

یعنی اللہ تعالیٰ حضور اقدس ﷺ سے وعدہ فرماتا ہے کہ بیشک عنقریب تمہیں تمہارا رب اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے اور حضور اقدس ﷺ کی رضا میں یہ ہے کہ حضور کے اہل بیت سے کوئی شخص دوزخ میں نہ جائے۔(رواہ ابن جریر)

۴) فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

وعدنی ربی فی اھل بیتی من اقرمنھم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لایعذ بھم .

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔(رواہ الحاکم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ)

۵) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

یاعلی ان اول اربعة یدخلون الجنة انا وانت والحسن والحسین وذراریتا خلف ظھور نا.

اے علی سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے میں ہوں اور تم اور حسن اور حسین اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہونگی۔ (رواہ ابن عساکر عن علی والطبرانی فی الکبیر عن ابی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہما)

۶) فرماتے ہیں نبی پاک ﷺ

اول من یر دعلی حوضی اھل بیتی ومن احبنی من اُمتی.

سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہل بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے

والے۔(رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ)

فائدہ

احادیث متواترہ صحیحہ کے بعد کسی دوسری دلیل کی ضرورت نہیں رہتی لیکن الحمدللہ اس مسئلہ میں اجماع امت ہے۔

وھابی دیوبندی

یہ فرقہ ہمیشہ اپنی ہانکتا ہے چنانچہ ان کا امام اسماعیل دہلوی لکھتا ہے :

''پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سُنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا اُسی چیز میں ہوسکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کرسکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست کرے اور دوزخ سے بچنے کی تدبیر کرے۔'' (تقویۃ الایمان)

تردید شدید

مذکورہ عبارت گول مول ہے اور وہ بھی اسماعیل دہلوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی۔ حالانکہ مذکورہ عقیدہ کی خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تردید فرمائی بلکہ وعید شدید سنائی۔ اس گول مول عبارت کا اصل قصہ یہ ہے کہ حضرت اُمِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بالیاں ایک بار ظاہر ہوگئیں اس پر اُن سے کہا گیا۔

ان محمد الایغنی عناک من اللّٰہ شیئا .

محمد ﷺ تمہیں نہ بچائینگے۔

وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا

مابال اقوام یزعمون ان شفاعتی لاتنال اھل بیتی ان شفاعتی لیتا ول حاء وحکم .

کیا حال ہے اُن لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بیشک میری شفاعت ضرور قبیلہ حاء وحکم کو بھی شامل ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

دوسرا واقعہ اورتردید از نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے مروی ہے کہ وہ اپنے ایک پسر کی وفات پر بہ آواز روئیں اُن سے وہی کہا گیا ان قرابتک من محمد .

سوال

حدیث لاغنی عنکم من اللّٰہ شیئا ۔

میں اللہ تعالیٰ سے نہ بچاؤں گا۔

جواب

لاتغنی عنک من اللّٰہ شیئا ۔

محمد ﷺ کی قرابت اللہ کے یہاں تمہیں کچھ کام نہ دیگی اُس پر حضور انور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جمع فرما کر برسرِ منبر اُس کا وہ ردِ جلیل ارشاد فرمایا کہ کیا ہوا اُنھیں جو میری قرابت نافع نہیں بتاتے ہر رشتہ وعلاقہ قیامت میں قطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ وعلاقہ کہ دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔(رواہ البزار)

امام ابن حجر مکی صواعق میں فرماتے ہیں :

قال المحب الطبری وغیرہ من العلماء انہ ﷺ لایملک لاحد شیئا لانفعا ولاضرالکن اللّٰہ عزوجل یملکہ نفع اقاربہ بل وجمیع امتہ بالشفاعۃ العامۃ والخاصۃ فھو لایملک الایملکہ لہ مولاہ کمااشارالیہ بقولہ ﷺغیران لکم رحما سابلھا ببلا لھا وکذا معنی قولہ ﷺلاغنی عنکم من اللّٰہ شیئا ای بمجرد نفسی من غیر مایکرمنی بہ اللّٰہ تعالیٰ من نحو شفاعۃ اومغفرۃ وخاطبھم بذلک رعایۃ المقام التخویف والحث علی العمل والحرص علی ان یکونوااولی الناس حظافی تقوی اللّٰہ تعالیٰ وخشیتہ ثم اوماء الی حق رحمہ اشارۃ الی اوقال نوع طمأنینتہ علیھم وقیل ھذاقبل علمہ ﷺبان الانتساب الیہ تنفع وبانہ لیشفع فی ادخال قوم الجنۃ بغیر حساب ورفع درجات آخرین واخراج قوم من النار.

ترجمہ

طبری ودیگر علماء نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ذاتی طور پر کسی کو نفع وضرر نہیں دے سکتے ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ اپنے اقارب بلکہ جمیع امت کو شفاعت سے نفع دیںگے عام ہوں یا خاص بہر حال آپ اپنے رب تعالیٰ کے مالک بنا دینے پر نفع ونقصان دے سکتے ہیں جیسا کہ آپ کے ارشاد گرامی میں اشارہ ہے کہ تمہاری میرے ساتھ رشتہ داری ہے اسی سے میں تمہاری مدد کروں گا اور لاغنی منکم من اللّٰہ کا یہی معنی ہے کہ ذاتی طور اور بغیر اس کے مجھے اللہ تعالیٰ عطاء

کرے میں اللہ کے عذاب سے نہیں بچاؤں گا مثلاً اللہ تعالیٰ کی عطا سے شفاعت کروں گا مجرموں کو بخشواؤں گا اور یہ بھی اس وقت فرمایا جب اللہ کا خوف دِلا رہے تھے اور انہیں عمل صالح کی رغبت دے رہے تھے اور آپ کو حرص تھی کہ آپ کی قوم دوسروں کے تقویٰ اور خوف خداوندی میں سب سے بڑھ کر ہو۔ پھر آپ نے رشتہ داری کے حقوق بتائے تا کہ انہیں تسلی ہو۔ بعض نے کہا کہ یہ آپ ﷺ نے اس علم سے پہلے یہ وعظ فرمایا جب بعد کو علم ہوا کہ نسب سے نفع ہوگا اور آپ بلاحساب بعض کو جنت دلوائینگے اور بعض کے درجات بلند کرینگے اور بعض کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کریں گے

پھر علامہ ابن حجر اُسی میں بعض احادیث نفع نسب کریم ذکر کر کے فرماتے ہیں

ولا ینا فی ھذہ الاحادیث مافی الصحیحین وغیرھما قولہ تعالیٰ وانذر عشیرتک الاقربین مجمع قومہ ثم عم وخص بقولہ لااغنی عنکم من اللّٰہ شیئا حتی قال یافاطمہ بنت محمد ﷺ امالان ھذہ محمولۃ علٰی من مات کافرا وانھا خرجت فخرج التغلیظ والتنفیر اوانھا قبل علمہ ینفع عموماً وخصوصاً.

اور یہ اس کے منافی نہیں جو صحیحین میں ہے جب آیت:

وَ اَنۡذِرۡ عَشِیۡرَتَکَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ (پارہ ۱۹، سورۃ الشعرآء، ایت ۲۱۴)

ترجمہ: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔

نازل ہوئی تو آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو جمع کر کے پہلے عمومی طور ڈرسنایا پھر نام لے کر کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچاؤں گا یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی فرمایا کہ میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکوں گا۔

مذکورہ بالا تاویل کے علاوہ دوسری تاویل یہ ہو کہ اس کے عام مخاطب کافر ہو یا یہ کہ تغلیظاً وتنفیراً فرمایا یعنی نام لے کر ڈرسنایا تا کہ برائیوں سے نفرت ہو یا یہ کہ وعظ وتقریر اس وقت تھی جب آپ کو یہ علم عطا نہ ہوا کہ آپ ﷺ کو بعد میں بتایا گیا کہ آپ عوام وخواص کی شفاعت فرمائینگے۔

علامہ مناوی تیسیر میں زیر حدیث **کل سبب ونسب** فرماتے ہیں

لایعارضہ قولہ ﷺ لاھل بیتہ لااغنی عنکم من اللّٰہ شیئا لان معناہ انہ لایملک لھم نفعا لکن اللّٰہ یملکہ نفعھم بالشفاعۃ فھو لایملک الاماملکہ ربہ .

اس کا مفہوم بھی وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا اور یہی حضرت شیخ محقق قدس سرہ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔

این غایت وانذا مبالغه درآن والا فضل بعضے ازیں مذکورین ودرآمدن ایشاں بهشت را وشفاعت آں سرور عالم ﷺ مرعصاة امت راچه جائے اقربائے خویشاں بے باحادیث صحیحه ثابت شده است وباوجود آں خوف لاابالی باقیست وایں مقام تقاضائے ایں حال کردوتواند که احادیث فضل وشفاعت بعد ازاں درودیافته باشند وبالجمله مامور شد از جانب پروردگار تعالیٰ بانداز پس امتثال کردایں امر بالجمله تفاضل انساب

بھی یقیناً اور شرعاً اُس کا اعتبار بھی ثابت اور انساب کریمہ کا آخرت میں نفع دینا بھی یقیناً ثابت اور نسب کو مطلقاً محض بے قدر وضائع و برباد جاننا سخت مردود و باطل ہے خصوصاً اس نظر سے کہ اس کا عموم عرب بلکہ قریش بلکہ بنی ہاشم بلکہ سادات کرام کو بھی شامل ہے۔ غلط اور سراسر باطل اور گمراہی ہے۔ بلکہ ایسے قائل پر حضور نبی پاک ﷺ غیظ وغضب ظاہر فرماتے۔

چند روایات حاضر ہیں۔

گستاخ حرامزادہ

۱) نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں:

من لم یعرف عترتی والا نصار والعرب فهو لاحدی ثلث امامنافق وابالزنیة واما امرأحملته امه .

بغیر طہر جو میری عترت اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔

(رواہ الباوردی وابن عدی والبیہقی فی الشعب)

اس کی مزید وضاحت فقیر کے رسالہ "گستاخ ولد الحرام" میں پڑھیے۔

۲) نبی پاک شہ لولاک ﷺ فرماتے ہیں:

ستته لعنتهم لعنهم اللّٰه وکل نبی مستجاب الزائد فی کتاب اللّٰه والمکذب بقدر اللّٰه والمتسلط بالجبروت فیعز بذلک من اذل اللّٰه ویذل من اعز اللّٰه والمستحل لحرم اللّٰه والمستحل من عزتی ماحرم اللّٰه والتارک لسنتی.

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ انھیں لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا قبول ہے۔ کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی) کچھ آیتیں سورتیں پارے جدا بتاتے ہیں اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا

نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا، اسے ذلیل کرے اور حرم مکہ کی بے حرمتی کرنے والا اور میری عزت کی ایذا و بے تعظیمی روا رکھنے والا اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑے۔

(رواہ الترمذی والحاکم عن ام المومنین والحاکم عن علی ورواہ الطبرانی)

عن عمر بن شعوری رضی اللہ تعالیٰ عنہم اولہ سبعتہ لعنتھم وازاد المتاثر بالف وسندہ حسن۔

۳) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں :

من احب ان یبارک لہ فی اجلہ وان یمتعہ اللّٰہ بماخولہ فلیخلفنی فی اھلی خلافہ حسنہ ومن لم یخلفنی فیھم بتک عمرہ وورد علی یوم القیمۃ مسودا اوجہ .

جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو اور خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد اہل بیت سے اچھا سلوک کرے جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔(رواہ ابو الشیخ فی تفسیرہ وابونعیم عن عبداللّٰہ بن بدر الخطمی عن ابیہ)

۴) حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ فرماتے ہیں :

ان اللّٰہ عزوجل ثلث حرمات فمن حفظھن حفظ اللّٰہ دینہ ودنیاہ ومن لم یحفظ ھن لم یحفظ اللّٰہ دینہ ودنیاہ حرمہ الاسلام وحرمتی وحرمہ رحمی.

بیشک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کی دین و دنیا میں حفاظت فرمائے، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت۔ (رواہ ابوالشیخ بن حبان والطبرانی)

نسب پر فخر جائز نہیں

اعلیٰحضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں نسب پر فخر جائز نہیں۔ نسب کے سبب اپنے آپ کو بڑا جاننا، تکبر کرنا جائز نہیں۔ دوسروں کے نسب پر طعن جائز نہیں۔ انہیں کم نسبی کے سبب حقیر جاننا جائز نہیں۔ نسب کو کسی کے حق میں عار یا گالی دینا جائز نہیں۔ اِس کے سبب کسی مسلمان کا دل دُکھانا جائز نہیں۔ احادیث جو اس باب میں آئیں اُنہیں معنی کی طرف ناظر ہیں۔(اراۃ الادب)

انتباہ

ہمارے دور میں اعلیٰ نسب مثلاً سادات یا کسی مشہور ولی اللہ کی اولاد اس مرض میں بہت زیادہ مبتلا ہیں۔ یہی وجہ ہے

کہ اُن کے اکثر افرادنفس کی شرارت سے زیادہ گھمنڈ غرور وتکبر کا شکار ہیں اور وہ فسق وفجور کچھ نہیں ۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم بخشے ہوئے ہیں وہ ایسے محسوس ہوتے ہیں کہ گویا اُنہیں جیتے جی جنت کا ٹکٹ مل گیا ہے۔ حالانکہ یہ دھوکا اور فریب نفس بلکہ اِن حضرات کو سب سے زیادہ نیکی کرنی لازم ہے۔

ایک اوردھوکہ

ہمارے دور میں یہ بیماری عام ہے کہ خود کو اعلیٰ قوم بتانا بالخصوص سیّد کہلوانا حالانکہ وہ کم درجہ کی قومیت سے متعلق ہے بالخصوص خود کو سیّد یعنی آلِ فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ظاہر کرنا عام ہے۔ حالانکہ اس بارے میں سخت وعیدیں آئی ہیں چند روایات ملاحظہ ہوں۔

من انتمی الیٰ غیر ابیه فالجنته علیه حرام .

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اُس پر جنت حرام ہوگی۔

۲) حضور نبی پاک شہِ لولاک حبیبِ کبریا ﷺ فرماتے ہیں :

من ادی الٰی غیر ابیه فعلیه لعنه اللّٰه والملئکة والناس اجمعین. لایقبل اللّٰه منه یوم القیمه صرفا ولاعدلا.

جو دوسرے کو اپنا باپ بتائے اِس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت۔ اللہ روزِ قیامت نہ اُس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔

تبصرہ اویسی غفرلہٗ

ہمارے دور میں یہ طریقہ عام ہوتا جارہا ہے کہ پیشہ ور مثلاً موچی، جولاہہ وغیرہ چھوڑ کر جب دنیاوی اُمور میں ترقی کی یا ملازمت کی تو اچھا عہدہ ملا تو اعلیٰ قوم میں شامل ہو کر خود کو انہیں سے منسوب کرتے ہیں مجھے تو حیرانی ہے اُن مولویوں اور پیروں پر کہ پہلے شاہ جی بنتے ہیں یا قوم کے قریشی ہیں تو چند سالوں بلکہ مہینوں کے بعد حضرت سیّد صاحب بن جاتے ہیں۔ (انا للّٰه وانا الیه راجعون) فا لمشتکی الی اللّٰه.

حلال کمائی

ہمارے دور میں کمائی کے بغیر رزق، روزی مل جانے کا سبب پیر بننا اور مولوی بننا ہے اگرچہ دوسرے شعبوں میں اور اکثر عوام کا بھی یہی حال ہے اگرچہ اللہ اپنے فضل سے ایسے لوگوں کو بھی روزی دیتا ہے بلکہ اوروں سے اُنھیں زیادہ

دیتا ہے۔لیکن صرف پیری مریدی اور مولویت کہ کسی مسجد کی امامت یا وعظ، تقریر یونہی نعت خوانی کو دھندا بنالینا کچھ اچھا کام نہیں۔ پیری مریدی اور مولویت اور نعت خوانی مقدس شعبے ہیں انہیں صرف روزی کا دھندا بنانا ان مقدس شعبوں کی توہین ہے اسلاف میں یہی شعبے ہی زیادہ برگزیدہ سمجھے جاتے تھے لیکن وہ روزی کسبِ حلال سے حاصل کرتے۔

حکایت

ایک مولوی صاحب دہلی شہر میں شیرینی والے مشہور تھے۔ وہ امامت و کتابت تو کرتے مُفت لیکن روزی کماتے، صحیح مٹھائی تیار کرکے اور اِس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ کرتے اِسی لئے اُن کی مٹھائی چسیلی رسیلی تھی۔

آج کے ملاوٹ کے دور میں کوئی پیشہ بھی کیا جائے تو آخرت کا اجروثواب ڈھیروں کے ڈھیر نصیب ہوگا اور رزق میں کمی نہیں آئے گی۔(انشاء اللّٰہ) حلال روزی کی کمائی کے لئے کوئی پیشہ وطریقہ اختیار کیا جائے یہ سنّت انبیاء علیہم السلام ہے۔

فہرست پیشہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسّلام

آدم	شیث	ادریس	ابراہیم	نوح	لوط	داؤد	سلیمان	موسیٰ	عیسیٰ
کاشتکاری بافندگی	بافندگی	خیاطی	کاشتکاری ومعماری	نجاری	کاشتکاری چمڑے	آہن گری	زنبیل سازی	شبانی	رنگریزی

آدم علیہ السّلام کے پیشے کے متعلق چند حوالے ملاحظہ ہوں

۱) حاکم نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے :

کان آدم حراثًا .

آدم علیہ السّلام کھیتی کرتے تھے۔

فائدہ

اس روایت سے سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق کھیتی باڑی کرنا ثابت ہوا۔اس اعتبار سے تو کھیتی باڑی کرنے والے خوش نصیب ہیں کہ اپنے باپ کی وراثت سنبھالے ہوئے ہیں اب جو کوئی کسان اور زراعت پیشہ پر طعن و تشنیع کرتا ہے تو اپنا نقصان کرتا ہے وہ اپنے دادا پر طعن کررہا ہے۔

۲) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَرِیۡشًا وَ لِبَاسُ التَّقۡوٰی ذٰلِکَ خَیۡرٌ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ (پارہ ۸، سورۃ الاعراف، ایت ۲۶)

ترجمہ: اے آدم کی اولاد بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا کہ تمہاری شرم کی چیزیں چھپائے اور ایک وہ کہ تمہاری آرائش ہو اور پرہیزگاری کا لباس وہ سب سے بھلا یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔

فائدہ

اس آیت سے آدم علیہ السلام کے متعلق کپڑے سینا یعنی درزی کا پیشہ ثابت ہوا۔ اس معنی درزی حضرات خوش بخت ہیں کہ اپنے دادا کا پیشہ کر رہے ہیں۔

۳) حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فتح العزیز میں لکھا ہے کہ:

اَوَّلُ مَنۡ حَاکَ آدَمُ عَلَیۡہِ السَّلَامُ

سب سے پہلے جس نے کپڑا بنا وہ آدم علیہ السلام ہیں۔

فائدہ

بتایئے جولاہہ ہونا کون سا بُرا پیشہ ہے اگرچہ دورِ حاضر میں یہ پیشہ ناپید ہے لیکن جولاہوں کی اولاد کو اُس سے عار دلانا کون سا عمل ہے بلکہ فقہ میں ایسے شخص پر کفر کا فتویٰ ہے چنانچہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف تصنیف ''مالا بدمنہ'' میں لکھا کہ ...... اگر کوئی کہے آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے اور اس کے جواب میں دوسرا شخص حقارت کے طور پر کہے کہ پھر تو ہم لوگ جولاہے کے بچے ہوئے ''یکفر'' یعنی کافر ہو گیا۔ غور کرو جس پیشہ کی خوبی قرآن وحدیث اور فقہ سے ثابت ہو پھر مسلمان کس طرح طعن کرے گا۔ اصل بات یوں ہے کہ لوگ ناواقفیت سے اکثر کسب اور پیشہ کو جس کو نبیوں نے کیا ہے ذلیل وحقیر سمجھتے ہیں۔

۵) دیگر انبیاء علیہم السلام کے پیشے:

تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ آدم علیہ السلام اور شیث علیہ السلام کپڑا بنتے تھے اور حضرت نوح علیہ السلام تجارت اور بڑھئی کا کام کرتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام خیاطی کرتے تھے اور حضرت صالح اور حضرت ہود علیہم السلام

دونوں تجارت کرتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کھیتی کرتے تھے اور حضرت شعیب علیہ السلام مویشی والے تھے دودھ اور نسل اور صوف اور ریشم مویشی بیچ کر اپنی معاش کرتے تھے اور حضرت لوط علیہ السلام بھی کھیتی کرتے تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بکریاں چرایا کرتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام زرہ باف تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام خواص تھے یعنی کھجور کے درختوں کے پتوں سے پنکھے اور چٹائی بنا کر بیچتے تھے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ نے اُن کو تمام زمین کی سلطنت دی تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صباغی کرتے تھے۔ بعض علماء کہتے ہیں سلائی کرتے تھے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بکریاں چراتے تھے اور تجارت کرتے تھے۔ بعد میں خدائے تعالیٰ نے آپ کا رزق جہاد کی غنیمت سے مقرر کیا تھا

صحابۂ اکرام ائمہ عظام کے پیشے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بزازی کرتے تھے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشت ریزی کرتے تھے یعنی اینٹیں پکی تیار کر کے بیچتے تھے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بزازی یعنی کپڑا فروشی کرتے تھے۔ اُن کے علاوہ اکثر صحابۂ وائمہ رضی اللہ عنہم کے حالات پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ وہ اپنی روزی کسب ید (ہاتھ کی کمائی سے حاصل کرتے) آج روزی کے معاملے میں ہم پریشان حال ہیں اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ ہم نے کسب حلال کے عمل کو ترک کر دیا ہے اگر آج بھی ہم کسبِ حلال کے کسی شعبے کو لے لیں اور اُسے صحیح اور اسلامی اصول کے مطابق عمل میں لائیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ کبھی روزی میں کمی نہ آئے۔ بینک بیلنس ہوگا تو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کا موقع نہ آئے گا۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور۔ پاکستان

☆..........☆..........☆